753

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ المائدہ (۵)

آیت نمبر (1 تا 2)

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ اُحِلَّتۡ لَکُمۡ بَهِیۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ غَیۡرَ مُحِلِّی
الصَّیۡدِ وَ اَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ ① یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهۡرَ
الۡحَرَامَ وَ لَا الۡهَدۡیَ وَ لَا الۡقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ رِضۡوَانًا ؕ وَ اِذَا
حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا ؕ وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡکُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا ۘ وَ تَعَاوَنُوۡا
عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ② ﴾

ب ھ م

(x)	x	ثلاثی مجرد سے فعل استعمال نہیں ہوتا۔
	بَهِیۡمَةٌ	جس کے منہ سے نکلی ہوئی آواز مبہم ہو۔ بے زبان۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ص ی د

(ض)	صَیۡدًا	شکار کرنا۔
	صَیۡدٌ	اسم ذات بھی ہے۔ شکار۔ آیت زیرِ مطالعہ۔
(افتعال)	اِصۡطِیَادًا	شکار کھیلنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ق ل د

(ض)	قَلۡدًا	(1) رسی بٹنا۔ (2) گلے میں تلوار یا کوئی چیز لٹکانا۔
	قِلَادَةٌ	ج قَلَآئِدُ۔ گلے میں پڑی ہوئی کوئی چیز جیسے پٹہ۔ ہار۔ نیکلس وغیرہ۔ آیت زیرِ مطالعہ۔
	مِقۡلَادٌ	ج مَقَالِیۡدُ۔ پٹہ کھولنے کا آلہ۔ کنجی۔ ﴿ لَهٗ مَقَالِیۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ ﴾ (39/الزمر:63) ''اس کے لیے ہی ہیں زمین اور آسمانوں کی کنجیاں۔''

ج ر م

(ض)	جَرۡمًا	کسی کو کسی بُرائی پر آمادہ کرنا۔ پھر مطلقاً آمادہ کرنے کے لیے بھی آتا ہے۔ آیت زیرِ مطالعہ
(س)	جَرَمًا	صاف ہونا۔ یقینی ہونا۔
	جَرَمٌ	صاف۔ یقینی۔ ﴿ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ ﴾ (16/النحل:62) ''نہیں! یقینی ہے کہ ان لوگوں کے لیے آگ ہے۔'' اس میں لَا منفصلہ ہے۔ جیسے لَاۤ اُقۡسِمُ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں قسم نہیں کھاتا، بلکہ لَا الگ یعنی منفصل ہے اور اُقۡسِمُ الگ ہے۔ اس لیے اس کا مطلب ہے نہیں! میں قسم کھاتا ہوں۔ ایسے ہی لَا جَرَمَ کا لَا بھی الگ یعنی منفصل ہے۔ عام قاری کو اس باریکی میں الجھانے کے بجائے عام طور پر اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ''کوئی شک نہیں ہے۔''

(افعال) **اِجْرَامًا** برائی کرنا۔ جرم کرنا۔ ﴿فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴾ (11/ھود:35) ''تو مجھ پر ہے میرا جرم کرنا اور میں بری ہوں اس سے جو تم لوگ جرم کرتے ہو۔'' 753

مُجْرِمٌ اسم الفاعل ہے۔ جرم کرنے والے۔ مجرم۔ ﴿وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴾ (8/الانفال:8) ''اور خواہ کراہیت کریں مجرم لوگ۔''

ش	ن	ء

(ف۔س) **شَنَاٰنٌ** بغض رکھنا۔ نفرت کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

شَانِئٌ اسم الفاعل ہے۔ بغض رکھنے والا۔ ﴿اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ﴾ (108/الکوثر:3) ''بے شک آپ سے بغض رکھنے والا ہی انتہائی بے نام ونشان ہے۔''

ترکیب

اُحِلَّتْ کا نائب فاعل بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ ہے جو کہ مرکب اضافی ہے لیکن اردو محاورے کی ضرورت کے تحت اس کا ترجمہ مرکب توصیفی کا ہوگا یعنی بے زبان مویشی۔ غَیْرَ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اس کا مضاف الیہ مُحِلِّیْنَ تھا جو اَلصَّیْدِ کا مضاف بنا تو اس کا نون اعرابی گر گیا۔ اَلْقَلَآئِدَ سے پہلے ذَوَاتِ محذوف ہے یعنی پٹوں والے۔ اٰمِّیْنَ اسم الفاعل ہے اور لَاتُحِلُّوْا کا مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ پھر اس نے فعل کا عمل کیا ہے تو اَلْبَیْتَ الْحَرَامَ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوا ہے۔

ترجمہ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَوْفُوْا	بِالْعُقُوْدِ ط	اُحِلَّتْ	لَکُمْ
اے لوگوں جو	ایمان لائے	تم لوگ پورا کرو	عہدوں کو	حلال کیا گیا	تمہارے لیے

بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ	اِلَّا مَا	یُتْلٰی عَلَیْکُمْ	غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ
بے زبان مویشیوں کو	سوائے اس کے جو	پڑھ کر سنایا جائے گا تم کو	شکار کو حلال کرنے والے نہ ہوتے ہوئے

وَ	اَنْتُمْ	حُرُمٌ ط	اِنَّ اللّٰہَ	یَحْکُمُ	مَا
اس حال میں کہ	تم لوگ	محترم ہو (یعنی احرام میں ہو)	بیشک اللہ	حکم دیتا ہے	وہ جو

یُرِیْدُ	یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُحِلُّوْا	شَعَآئِرَ اللّٰہِ
وہ ارادہ کرتا ہے	اے لوگوں جو	ایمان لائے	تم لوگ حلال مت کرو (بے ادبی کے لیے)	اللہ کی علامتوں کو

وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ	وَلَا الْھَدْیَ	وَلَا الْقَلَآئِدَ	وَلَآ اٰمِّیْنَ
اور نہ ہی محترم مہینے کو	اور نہ ہی قربانی کے جانور کو	اور نہ ہی پٹے (والوں) کو	اور نہ ہی ارادہ کرنے والوں کو

الْبَیْتَ الْحَرَامَ	یَبْتَغُوْنَ	فَضْلًا	مِّنْ رَّبِّھِمْ	وَرِضْوَانًا ط
اس محترم گھر کا	جو تلاش کرتے ہیں	فضل کو	اپنے رب (کی طرف) سے	اور (اس کی) رضا کو

وَاِذَا	حَلَلْتُمْ	فَاصْطَادُوْا ط	وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ
اور جب	تم لوگ حلال ہو جاؤ (یعنی احرام کھول دو)	تو شکار کرو	اور تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے

شَنَاٰنُ قَوۡمٍ	اَنۡ	صَدُّوۡكُمۡ	عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ	اَنۡ	تَعۡتَدُوۡا
کسی قوم کی دشمنی	(کیوں) کہ	انہوں نے روکا تم کو	مسجد حرام سے	کہ	753 تم لوگ زیادتی کرو

وَتَعَاوَنُوۡا	عَلَى الۡبِرِّ	وَالتَّقۡوٰى ۖ	وَلَا تَعَاوَنُوۡا
اورتم لوگ آپس میں تعاون کرو	نیکی میں	اور تقوی میں	اور تعاون مت کرو

عَلَى الۡاِثۡمِ	وَالۡعُدۡوَانِ ۖ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ ؕ	اِنَّ اللّٰهَ	شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ
گناہ میں	اور زیادتی میں	اور تقوی کرو	اللہ کا	یقیناً اللہ	سزا دینے کا سخت ہے

نوٹ۔1

چوپاؤں میں سے اَنۡعَام یعنی مویشی ایسے جانوروں کو کہتے ہیں جن کے پیر کے سم چرے ہوئے ہوں اور وہ جگالی کرتے ہوں۔ اس لحاظ سے بھیڑ، بکری، اونٹ، ہرن، نیل گائے وغیرہ سب انعام ہیں۔ لیکن گھوڑے، گدھے، شیر، ریچھ، وغیرہ انعام نہیں ہیں۔ شائد یہی وجہ ہے کہ آیت نمبر آل عمران 14 میں گھوڑوں کو انعام میں شامل نہیں کیا گیا اور ان کا ذکر الگ کیا گیا ہے۔ گھوڑوں کے حلال ہونے کا علم اور اسی طرح سے پرندوں میں سے کسی کے حلال ہونے اور کسی کے حرام ہونے کا علم ہمیں احادیث سے حاصل ہوتا ہے۔

آیت نمبر (3)

﴿ حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالۡمُنۡخَنِقَةُ وَالۡمَوۡقُوۡذَةُ وَ
الۡمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيۡحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ ۗ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنۡ تَسۡتَقۡسِمُوۡا
بِالۡاَزۡلَامِ ؕ ذٰلِكُمۡ فِسۡقٌ ؕ اَلۡيَوۡمَ يَٮِٕسَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ دِيۡنِكُمۡ فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَاخۡشَوۡنِ ؕ اَلۡيَوۡمَ
اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ؕ فَمَنِ اضۡطُرَّ فِىۡ مَخۡمَصَةٍ
غَيۡرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثۡمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳﴾

ل ح م

(ف) لَحۡمًا: گوشت کھلانا۔

لَحۡمٌ: ج لُحُوۡمٌ۔ اسم ذات بھی ہے۔ گوشت۔ ﴿لَنۡ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوۡمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا﴾ (22/الحج:37) "ہر گز نہیں پہنچتے اللہ کو ان کے گوشت اور نہ ہی ان کے خون۔"

خ ن ق

(ن) خَنۡقًا: گلا گھونٹنا۔

(انفعال) اِنۡخِنَاقًا: گلا گھٹنا۔

مُنۡخَنِقٌ: اسم الفاعل ہے۔ گلا گھٹ کر مرنے والا۔ آیت زیر مطالعہ۔

و ق ذ

(ض) وَقۡذًا: مہلک چوٹ لگانا۔

مَوْقُوْذٌ — اسم المفعول ہے۔ مہلک چوٹ لگا یا ہوا۔ چوٹ سے مارا ہوا۔ آیت زیر مطالعہ۔
753

ر د ی

(س) رَدًى — تباہ و برباد ہونا۔ ہلاک ہونا۔ گڑھے میں گرنا۔ ﴿فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴾ (20/ طٰہٰ:16) ’’پس ہرگز نہ روکے تجھ کو اس سے یعنی قیامت پر ایمان لانے سے وہ، جو ایمان نہیں لاتا اس پر اور پیروی کرتا ہے اپنی خواہش کی، ورنہ تو ہلاک ہو گا۔

(افعال) اِرْدَاءً — تباہ و برباد کرنا۔ ہلاک کرنا۔ ﴿وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ﴾ (41/ حٰمٓ سجدہ:23) ’’اور یہ تمہارا وہ گمان ہے جو تم نے گمان کیا اپنے رب کے بارے میں تو اس نے تم کو ہلاک کیا۔‘‘

(تفعّل) تَرَدِّیْ — ہلاک ہونا۔ گڑھے میں گرنا۔ ﴿وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ﴾ (92/ الیل:11) ’’اور کام نہ آئے گا اس کے اس کا مال جب وہ ہلاکت میں گرے گا۔‘‘

مُتَرَدِّیْ — اسم الفاعل ہے۔ گڑھے میں گرنے والا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ن ط ح

(ف) نَطْحًا — سینگ مارنا۔

نَطِیْحٌ — فَعِیْلٌ کا وزن ہے اسم المفعول کے معنی میں۔ سینگ مارا ہوا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ذ ک و

(ن) ذَكًا — جانور کو ذبح کرنا۔

(تفعیل) تَذْكِیَةٌ — خوب اچھی طرح ذبح کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ز ل م

(ن) زَلْمًا — خطا کرنا۔

زَلَمٌ — ج اَزْلَامٌ بغیر پر کا تیر۔ ایسے تیر جن سے فال نکالتے ہیں۔ آیت زیر مطالعہ۔

خ م ص

(ن) خَمْصًا — شدید بھوک سے پیٹ کا پچک جانا۔ کمر سے لگ جانا۔

مَخْمَصٌ — اسم الظرف ہے۔ شدید بھوک کے وقت۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ی ء س

(س) یَأْسًا — ناامید ہونا۔ مایوس ہونا۔ آیت زیر مطالعہ۔

یَئُوْسٌ — فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ انتہائی مایوس۔ ﴿وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ یَئُوْسًا ﴾ (17/ بنی اسرائیل:83) ’’اور جب کبھی اس کو لگے برائی تو وہ ہو جاتا ہے انتہائی مایوس۔‘‘

(استفعال) اِسْتِیْئَاسًا — ثلاثی مجرد کا ہم معنی ہے۔ مایوس ہونا۔ ﴿فَلَمَّا اسْتَیْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا﴾ (12/ یوسف:80) ’’پھر جب وہ لوگ نا امید ہوئے اس سے یعنی یوسفؑ سے تو وہ لوگ الگ ہوئے سرگوشی کرتے ہوئے۔‘‘

ترکیب

حُرِّمَتْ ماضی مجہول ہے۔ آگے اس کے نائب الفاعل آئے ہیں۔ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ درمیان میں جملہ معترضہ ہے۔ اس کے بعد مَاذُبِحَ اور اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بھی نائب الفاعل ہیں۔ اَلْیَوْمَ ظرف، دِیْنًا تمیز اور غَیْرَ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

ترجمہ

حُرِّمَتْ	عَلَیْكُمْ	الْمَیْتَةُ	وَالدَّمُ	وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ	وَمَآ	اُهِلَّ
حرام کیا گیا	تم لوگوں پر	مردار کو	اور خون کو	اور سور کے گوشت کو	اور اس کو	پکارا گیا

لِغَيْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	وَالْمُنْخَنِقَةُ	وَالْمَوْقُوْذَةُ	وَالْمُتَرَدِّيَةُ 753
غیر اللہ کے لیے	جس کو	اور گلا گھٹ کر مرنے والے کو	اور چوٹ سے مارے ہوئے کو	اور گڑھے میں گرنے والے کو

وَالنَّطِيْحَةُ	وَمَآ	اَكَلَ	السَّبُعُ	اِلَّا مَا	ذَكَّيْتُمْ قف
اور سینگ مارے ہوئے کو	اور اس کو، جس کو	کھایا	درندے نے	سوائے اس کے جس کو	اچھی طرح ذبح کیا تم نے

وَمَا	ذُبِحَ	عَلَى النُّصُبِ	وَاَنْ	تَسْتَقْسِمُوْا	بِالْاَزْلَامِ ط
اور اس کو، جس کو	ذبح کیا گیا	استھان پر	اور یہ کہ	تم لوگ تقسیم کرو	فال نکالنے کے تیروں سے

ذٰلِكُمْ	فِسْقٌ ط	اَلْيَوْمَ	يَئِسَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ دِيْنِكُمْ
یہ	نافرمانی ہے	آج کے دن	مایوس ہوئے	وہ لوگ جنھوں نے	کفر کیا	تمہارے دین سے

فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَاخْشَوْنِ ط	اَلْيَوْمَ	اَكْمَلْتُ	لَكُمْ
پس تم لوگ مت ڈروان سے	اور ڈرو مجھ سے	آج کے دن	میں نے مکمل کیا	تمہارے لیے

دِيْنَكُمْ	وَاَتْمَمْتُ	عَلَيْكُمْ	نِعْمَتِيْ	وَرَضِيْتُ
تمہارے دین کو	اور میں نے تمام کر دیا	تم لوگوں پر	اپنی نعمت کو	اور میں نے پسند کیا

لَكُمُ	الْاِسْلَامَ	دِيْنًا ط	فَمَنِ	اضْطُرَّ	فِيْ مَخْمَصَةٍ
تمہارے لیے	اسلام کو	بطور دین کے	پھر جو	لاچار کیا گیا	سخت بھوک کے وقت میں

غَيْرَ مُتَجَانِفٍ	لِّاِثْمٍ لا	فَاِنَّ اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
مائل ہونے والا ہوئے بغیر	گناہ کے لیے	تو یقیناً اللہ	بے انتہا بخشنے والا ہے	ہر حال میں رحم کرنے والا ہے

نوٹ۔1

اسلام سے کافروں کی مایوسی کا مطلب یہ ہے کہ اس دن ان کی یہ توقع ختم ہوگئی کہ وہ اسلام میں کچھ خلط ملط کر سکیں یا اپنے دین کو اسلام میں گڈ مڈ کر لیں۔ یہ آیت حجّۃ الوداع کے موقع پر میدانِ عرفات میں نازل ہوئی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اکیاسی (81) دن حیات رہے۔(ابن کثیر)۔ اس آیت کے نزول کے بعد کوئی نیا حکم نازل نہیں ہوا۔ جو چند آیتیں اس کے بعد نازل ہوئیں۔ ان میں یا تو ترغیب و ترتیب کے مضامین تھے یا انہی احکام کی تاکید تھی جن کا بیان پہلے ہو چکا تھا۔(معارف القرآن)

آیت نمبر (4 تا 5)

﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ط قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ لا وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ
مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ﴿۴﴾ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ط وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ص وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ز
وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ز وَ
هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۵﴾ ع ﴾

753

ج ر ح

(ف) جَرْحًا (۱) کمانا۔ (۲) زخمی کرنا۔ ﴿وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ﴾ (6/ الانعام: 60) ''اور وہ جانتا ہے جو تم لوگ کماتے ہو دن میں۔''

جُرْحٌ ج جُرُوحٌ۔ اسم ذات ہے۔ زخم۔ ﴿وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ؕ﴾ (5/ المآئدہ: 45) ''اور زخموں میں بدلہ ہے۔''

جَارِحَةٌ ج جَوَارِحُ۔ یہ اسم الفاعل جَارِحٌ کا مؤنث ہے۔ زخمی کرنے والا۔ درندہ۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

(افتعال) اِجْتِرَاحًا اہتمام سے کمانا۔ ﴿الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ﴾ (45/ الجاثیہ: 21) ''جنھوں نے کمائیں برائیاں۔''

ک ل ب

(ض) كَلْبًا کتے کی طرح آواز نکالنا۔ بھونکنا۔

كَلْبٌ اسم ذات ہے۔ کتا۔ ﴿فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ﴾ (7/ الاعراف: 176) ''پس اس کی مثال کتے کی مثال کی مانند ہے۔''

(تفعیل) تَكْلِيْبًا کتوں کو شکار کے لیے سُدھانا۔

مُكَلِّبٌ اسم الفاعل ہے۔ سُدھانے والا۔

ترکیب

اُحِلَّ کا نائب فاعل اَلطَّيِّبٰتُ اور وَمَا ہیں۔ مُكَلِّبِيْنَ حال ہے۔ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ میں هُنَّ کی ضمیر اَلْجَوَارِحِ کے لیے ہے۔ دونوں جگہ طَعَامُ اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر مبتداء ہے اور حِلٌّ ان کی خبریں ہیں جبکہ لَكُمْ اور لَهُمْ متعلق خبر ہیں۔ وَالْمُحْصَنٰتُ سے اَخْدَانٍ تک پورا فقرہ حِلٌّ لَّكُمْ پر عطف ہے۔ جس میں مخاطب اہل ایمان ہیں اور حِلٌّ لَّهُمْ پر نہیں ہے، جس میں غائب کی ضمیر اہل کتاب کے لیے ہے کیونکہ اِذَا شرطیہ کے بعد اٰتَيْتُمُوْهُنَّ آیا ہے، جو جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہوگا کہ اے ایمان والو! جب تم ان عورتوں کو ان کے حقوق دے دو تو وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔ مُحْصِنِيْنَ اور مُسٰفِحِيْنَ حال ہیں۔ مُتَّخِذِيْ دراصل مُتَّخِذِيْنَ ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے اِس کا نون گرا ہوا ہے اور یہ بھی حال ہے۔

ترجمہ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	مَاذَآ	اُحِلَّ	لَهُمْ ؕ	قُلْ
وہ لوگ پوچھتے ہیں آپؐ سے	وہ کیا ہے جو	حلال کی گئی	ان کے لیے	آپ کہہ دیجیے

اُحِلَّ	لَكُمُ	الطَّيِّبٰتُ ۙ	وَمَا	عَلَّمْتُمْ	مِّنَ الْجَوَارِحِ
حلال کیا گیا	تمہارے لیے	پاکیزہ (چیزوں) کو	اور اس کو جو	تم نے سکھایا	درندوں میں سے

مُكَلِّبِيْنَ	تُعَلِّمُوْنَهُنَّ	مِمَّا	عَلَّمَكُمُ
شکار کے لیے سدھانے والا ہوتے ہوئے	تم لوگ سکھاتے ہو ان کو	اس میں سے جو	سکھایا تم کو

اللّٰهُ ؗ	فَكُلُوْا	مِمَّآ	اَمْسَكْنَ	عَلَيْكُمْ	وَاذْكُرُوا	اسْمَ اللّٰهِ
اللہ نے	تو تم لوگ کھاؤ	اس میں سے جو	انھوں نے تھاما	تمہارے لیے	اور ذکر کرو	اللہ کے نام کا

عَلَيْهِ ۖ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ ۭ	اِنَّ اللّٰهَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴	اَلْيَوْمَ	اُحِلَّ
اس پر	اور تقویٰ کرو	اللہ کا	یقیناً اللہ	حساب لینے کا تیز ہے	آج کے دن	حلال کیا گیا

لَكُمُ	الطَّيِّبٰتُ ۭ	وَطَعَامُ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	حِلٌّ	لَّكُمْ ۠
تمہارے لیے	پاکیزہ (چیزوں) کو	اور ان کا کھانا جن کو	دی گئی	کتاب	حلال ہے	تمہارے لیے

وَطَعَامُكُمْ	حِلٌّ	لَّهُمْ	وَالْمُحْصَنٰتُ	مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ	وَالْمُحْصَنٰتُ
اور تمہارا کھانا	حلال ہے	ان کے لیے	اور خاندانی عورتیں	مسلمان عورتوں میں سے	اور خاندانی عورتیں

مِنَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	اِذَآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
ان میں سے جن کو	دی گئی	کتاب	تم سے پہلے (حلال ہیں تمہارے لیے)	جب	تم دو ان کو

اُجُوْرَهُنَّ	مُحْصِنِيْنَ	غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ	وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ
ان کے حقوق	حفاظت کرنے والا ہوتے ہوئے	بدکاری نہ کرنے والا ہوتے ہوئے	اور نہ ہی یاری بنانے والا ہوتے ہوئے

وَمَنْ يَّكْفُرْ	بِالْاِيْمَانِ	فَقَدْ حَبِطَ	عَمَلُهٗ ۡ	وَهُوَ	فِي الْاٰخِرَةِ
اور جو انکار کرتا ہے	ایمان کا	تو اکارت ہو چکے ہیں	اس کے عمل	اور وہ ہے	آخرت میں

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
خسارہ پانے والوں میں سے

آیت نمبر (6 تا 7)

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا
بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ
جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ
نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۶ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ ﴾

ک ع ب

(ن ض) كُعُوْبًا (1) کوئی بھی اُٹھنے والی یا اُبھرنے والی چیز۔ (2) کوئی مکعب چیز یعنی جس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی ایک جیسی ہو۔

كَعْبٌ کسی چیز کی اُبھری ہوئی گرہ۔ جیسے گنّے کے دو پوروں کے درمیان کی گرہ یا پنڈلی اور پیر کے درمیان کی گرہ یعنی ٹخنہ۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

کَعۡبَۃٌ کوئی مربع کمرہ-خانہ کعبہ-﴿ جَعَلَ اللّٰہُ الۡکَعۡبَۃَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ ﴾ (5/753:97)''بنایا اللہ نے کعبہ کومحترم گھر-''

کَاعِبٌ ج کَوَاعِبُ-اسم الفاعل ہے-اُٹھنے والا-ابھرنے والا-پھر استعارۃً نوعمرلڑکی کے لیےبھی آتا ہے-﴿ وَّ کَوَاعِبَ اَتۡرَابًا ﴾ (78/النبا:33)''اورنوعمرلڑکیاں ہم عمر-''

ترکیب

فَاغۡسِلُوۡا کا مفعول اول وُجُوۡھَکُمۡ اور مفعول ثانی اَیۡدِیَکُمۡ ہے-اس لیے دونوں کے مضاف حالتِ نصب میں ہیں-وَامۡسَحُوۡا کامفعول بِرُءُوۡسِکُمۡ ہے جوکہ بَا کے صلہ کی وجہ سے مجرور ہے-وَاَرۡجُلَکُمۡ اگر وَامۡسَحُوۡا کامفعول ہوتا توبَا کے صلہ پرعطف ہونے کی وجہ سے حالتِ جز میں وَاَرۡجُلِکُمۡ آتا،لیکن اَرۡجُلَکُمۡ کی نصب بتارہی ہے کہ یہ فَاغۡسِلُوۡا کا مفعول ثالث ہے-صَعِیۡدًا طَیِّبًا کے بعد فَامۡسَحُوۡا کامفعول بِوُجُوۡھِکُمۡ ہے-بَا کے صلہ پرعطف ہونے کی وجہ سے اَیۡدِیۡکُمۡ حالتِ جرمیں آیاہے-اس لیے یہ اس فَامۡسَحُوۡا کامفعول ثانی ہے-

ترجمہ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اِذَا	قُمۡتُمۡ	اِلَی الصَّلٰوۃِ	فَاغۡسِلُوۡا	وُجُوۡھَکُمۡ
اے لوگو جو	ایمان لائے	جب کبھی	تم لوگ اٹھو	نماز کی طرف	تو دھولو	اپنے چہروں کو

وَاَیۡدِیَکُمۡ	اِلَی الۡمَرَافِقِ	وَامۡسَحُوۡا	بِرُءُوۡسِکُمۡ	وَاَرۡجُلَکُمۡ
اور اپنے ہاتھوں کو	کہنیوں تک	اور مسح کرو	اپنے سروں کا	اور (دھولو) اپنے پیروں کو

اِلَی الۡکَعۡبَیۡنِ ؕ	وَاِنۡ	کُنۡتُمۡ	جُنُبًا	فَاطَّھَّرُوۡا ؕ	وَاِنۡ	کُنۡتُمۡ	مَّرۡضٰۤی
دونوں ٹخنوں تک	اور اگر	تم لوگ ہو	ناپاک	توخودکو پاک کرو	اور اگر	تم لوگ ہو	مریض

اَوۡ	عَلٰی سَفَرٍ	اَوۡ جَآءَ	اَحَدٌ	مِّنۡکُمۡ	مِّنَ الۡغَآئِطِ	اَوۡ لٰمَسۡتُمُ
یا (ہو)	کسی سفر پر	یا آئے	کوئی ایک	تم میں سے	باتھ روم سے	یا تم لوگ مباشرت کرو

النِّسَآءَ	فَلَمۡ تَجِدُوۡا	مَآءً	فَتَیَمَّمُوۡا	صَعِیۡدًا طَیِّبًا	فَامۡسَحُوۡا	بِوُجُوۡھِکُمۡ
بیوی سے	پھرتم لوگ نہ پاؤ	پانی	توتیمّم کرو	کسی پاک مٹی سے	تومسح کرو	اپنے چہروں کا

وَاَیۡدِیۡکُمۡ	مِّنۡہُ	مَا یُرِیۡدُ	اللّٰہُ	لِیَجۡعَلَ	عَلَیۡکُمۡ	مِّنۡ حَرَجٍ
اور اپنے ہاتھوں کا	اس سے	نہیں چاہتا	اللہ	کہ وہ بنائے	تم لوگوں پر	کسی قسم کی کوئی تنگی

وَّلٰکِنۡ	یُّرِیۡدُ	لِیُطَھِّرَکُمۡ	وَلِیُتِمَّ	نِعۡمَتَہٗ
اور لیکن (یعنی بلکہ)	وہ چاہتا ہے	کہ وہ پاک کرے تم لوگوں کو	اور (یہ) کہ وہ تمام کرے	اپنی نعمت کو

عَلَیۡکُمۡ	لَعَلَّکُمۡ	تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۶﴾	وَاذۡکُرُوۡا	نِعۡمَۃَ اللّٰہِ	عَلَیۡکُمۡ	وَمِیۡثَاقَہُ الَّذِیۡ
تم لوگوں پر	شائد کہ	حق مانو	اور یاد	اللہ کی نعمت کو	اپنے اوپر	اور اس کے اس پختہ عہد کو

وَاثَقَکُمۡ	بِہٖۤ ۙ	اِذۡ	قُلۡتُمۡ	سَمِعۡنَا	وَاَطَعۡنَا ۫
اس نے معاہدے میں جکڑا تم لوگوں کو	جس سے	جب	تم لوگوں نے کہا	ہم نے سنا	اور ہم نے اطاعت کی

وَاتَّقُوا	اللّٰهَ ؕ	اِنَّ اللّٰهَ	عَلِيْمٌۢ	753 بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
اور تقوی کرو	اللہ کا	بیشک اللہ	جاننے والا ہے	سینوں والی (باتوں) کو

آیت نمبر (8 تا 11)

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ
اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۰﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ
عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

ترکیب

اَلَّا دراصل اَنْ لَا ہے۔ وَعَدَ کے دو مفعول آتے ہیں۔ کسی سے وعدہ کیا اور کیا وعدہ کیا۔ اس کا مفعول اول الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ ہے اور مفعول ثانی لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ہے۔ اس لیے پورا جملہ محلاً حالت نصب میں ہے۔ آیت نمبر۔11 میں ''نعمت'' لمبی تا سے لکھی گئی ہے۔ جو کہ قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ كَفَّ کا فاعل اس میں هُوَ کی ضمیر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

ترجمہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كُوْنُوْا	قَوّٰمِيْنَ	لِلّٰهِ	شُهَدَآءَ
اے لوگو جو	ایمان لائے	تم لوگ ہو جاؤ	خوب نگرانی کرنے والے	اللہ کی خاطر	گواہی دینے والے

بِالْقِسْطِ	وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ	شَنَاٰنُ قَوْمٍ	عَلٰٓى	اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ	اِعْدِلُوْا ۣ
انصاف کی	اور تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے	کسی قوم کی دشمنی	اس پر	کہ تم لوگ عدل نہ کرو	(بلکہ) تم لوگ عدل کرو

هُوَ	اَقْرَبُ	لِلتَّقْوٰى	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ ؕ	اِنَّ اللّٰهَ	خَبِيْرٌۢ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
یہ	زیادہ قریب ہے	تقوی سے	اور تقوی کرو	اللہ کا	یقیناً اللہ	باخبر ہے	اس سے جو	تم لوگ کرتے ہو

وَعَدَ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ ۙ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ
وعدہ کیا	اللہ نے	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	اور عمل کیے	نیک	(کہ) ان کے لیے	مغفرت ہے

وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ	وَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَكَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَآ	اُولٰٓىِٕكَ
اور ایک شاندار بدلہ ہے	اور وہ لوگ جنھوں نے	انکار کیا	اور جھٹلایا	ہماری نشانیوں کو	(تو) وہ لوگ

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اذْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ
دوزخ والے ہیں	اے لوگو جو	ایمان لائے	تم لوگ یاد کرو	اللہ کی نعمت کو	تم لوگوں پر

اِذۡ	هَمَّ	قَوۡمٌ	اَنۡ	يَّبۡسُطُوۡۤا	اِلَيۡكُمۡ	اَيۡدِيَهُمۡ 753	فَكَفَّ
جب	ارادہ کیا	ایک قوم نے	کہ	وہ لوگ پھیلائیں	تمہاری طرف	اپنے ہاتھوں کو	تو اس نے روکا

اَيۡدِيَهُمۡ	عَنۡكُمۡ ۚ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ ؕ	وَعَلَى اللّٰهِ	فَلۡيَتَوَكَّلِ	الۡمُؤۡمِنُوۡنَ
ان کے ہاتھوں کو	تم سے	اور تقویٰ کرو	اللہ کا	اور اللہ پر ہی	چاہیے کہ بھروسہ کریں	مومن لوگ

نوٹ۔1

زیر مطالعہ ایت نمبر۔8 کا مضمون سورۃ النساء کی آیت نمبر۔135 میں بھی تھوڑے سے فرق کے ساتھ گزر چکا ہے۔ دونوں کے تقابلی مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کو عدل و انصاف سے روکنے کے عموماً دو سبب ہوا کرتے ہیں۔ ایک اپنے نفس یا عزیزوں کی طرفداری اور دوسرے کی عداوت۔ سورۃ النساء میں پہلے سبب کی اور آیت زیر مطالعہ میں دوسرے سبب کی نشاندہی کی گئی ہے اور حکم یہ دیا ہے کہ اپنے نفس، والدین اور عزیزوں کی رعایت میں انصاف کا دامن مت چھوڑو۔ اور کسی دشمنی کی وجہ سے، اس کو نقصان پہنچانے کے لیے بھی انصاف کا دامن ہاتھ سے مت جانے دو۔ (معاویہ القرآن)

نوٹ۔2

ان دونوں آیتوں میں دوسرا حکم یہ دیا گیا ہے کہ سچی گواہی دینے سے پہلوتہی مت کرو تا کہ فیصلہ کرنے والوں کو حق اور انصاف سے فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ قرآن مجید میں متعدد آیات میں تاکید کی گئی ہے کہ سچی گواہی دینے میں کوتاہی اور سستی نہ کی جائے۔ مثلاً ایک جگہ فرمایا کہ ''تم لوگ مت چھپاؤ گواہی کو، اور جو چھپاتا ہے اس کو تو یقیناً اس کا دل گناہ کرنے والا ہے'' (2-283)۔ اس سے یہ واضح ہو جاتی ہیں کہ سچی گواہی دینا واجب اور اس کو چھپانا سخت گناہ ہے۔

اس کے ساتھ ہی قرآن مجید میں یہ حکم بھی موجود ہے کہ ''تکلیف نہ دی جائے کسی لکھنے والے کو اور نہ ہی کسی گواہ کو'' (2-282)۔ اس حکم پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں صورتحال یہ ہو گئی ہے کہ موقع کے سچے گواہ کو شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔ لوگ ایسی جگہوں سے دور بھاگتے ہیں کہ کہیں گواہی میں نام نہ آ جائے۔ پولیس ادھر اُدھر کے گواہوں سے خانہ پری کرتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بہت کم مقدمات کا فیصلہ حق و انصاف پر ہوتا ہے۔ عدالتیں مجبور ہیں کیونکہ جیسی شہادتیں ان کے پاس پہنچتی ہیں۔ وہ انھیں کی بنیاد پر فیصلہ کر سکتی ہیں۔ جبکہ آج بھی سعودی عرب اور بعض دوسرے ممالک میں قرآن کی اس ہدایت پر عمل ہو رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں جرائم اور مقدمات کی نہ تو اتنی کثرت ہے اور نہ ہی گواہی دینا کوئی مصیبت ہے۔

اس کے علاوہ ایک اہم بات یہ ہے کہ آج کل عام طور پر شہادت کا مطلب صرف یہ لیا جاتا ہے کہ مقدمات میں عدالت کے سامنے گواہی دینا۔ لیکن قرآن و سنت کی اصطلاح میں لفظ شہادت اس سے زیادہ وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ مثلاً کسی کو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ دینا کہ وہ ڈیوٹی ادا کرنے کے قابل نہیں ہے یا نوکری کرنے کے قابل نہیں ہے۔ یہ بھی ایک شہادت ہے۔ اگر اس میں واقعہ کے خلاف لکھا گیا تو وہ جھوٹی شہادت ہو کر گناہِ کبیرہ

ہو گیا ہے۔اس طرح امتحانات میں طلبا کے پرچوں پر نمبر لگانا ایک شہادت ہے۔اگر جان بوجھ کر یا لا پرواہی سے نمبروں میں پیشی کر دی گئی تو وہ بھی جھوٹی شہادت ہے اور حرام اور سخت گناہ ہے۔

اسی طرح انتخابات میں کسی امیدوار کو ووٹ دینا بھی ایک شہادت ہے۔جس میں ووٹ دینے والے کی طرف سے اس کی گواہی ہے کہ اس کے نزدیک یہ امیدوار اپنی استعداد اور قابلیت کے اعتبار سے بھی اور دیانت وامانت کے اعتبار سے بھی نمائندہ بننے کے قابل ہے،مگر ہم لوگوں نے اس کو محض ہار جیت کا کھیل سمجھ رکھا ہے۔اس لیے ووٹ اکثر رشتہ داری یا دوستی کی بنیاد پر استعمال ہوتا ہے،کبھی کسی دباؤ کے تحت استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی فروخت کر دیا جاتا ہے۔اور تو اور پڑھے لکھے دیندار مسلمان بھی نا اہل لوگوں کو ووٹ دیتے وقت کبھی یہ محسوس نہیں کرتے کہ ہم یہ جھوٹی گواہی دے کر مستحق لعنت وعذاب بن رہے ہیں۔

ووٹ دینے کی از روئے قرآن ایک دوسری حیثیت بھی ہے جس کو شفاعت یا سفارش کہا جاتا ہے کہ ووٹ دینے والا گویا سفارش کرتا ہے کہ فلاں امیدوار کو نمائیدگی دی جائے۔سفارش کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو اچھی سفارش کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں سے ایک حصہ ہوتا ہے اور جو کوئی بری سفارش کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں سے ایک ذمہ داری ہوتی ہے۔(4-85)اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نمائندہ جب کوئی غلط اور ناجائز کام کرتا ہے تو اس کا وبال اسے ووٹ دینے والوں کو بھی پہنچے گا۔(معارف القرآن)

شہادت(گواہی)اور شفاعت(سفارش)کی جو مذکورہ بالا تفسیر مفتی محمد شفیعؒ نے کی ہے۔انتخابات کے وقت اس پر عمل کرنے میں ہمیں کچھ الجھنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ان میں سے دو زیادہ عام ہیں۔مناسب ہے کہ ان کی وضاحت یہاں پر کر دی جائے تا کہ جو اللہ کے حکم پر عمل کرنے کا جذبہ رکھتا ہے وہ اطمینان قلب کے ساتھ اس پر عمل کرے۔(مرتب)

امیدوار اگر ہماری برادری یا قبیلے کا ہے تو ہمارے ووٹ پر اس کا حق بنتا ہے۔یا امیدوار ہماری اپنی پارٹی کے ٹکٹ پر کھڑا ہوا ہے تو اس کو ووٹ دینا امیر کا حکم ہے۔اس کی صلاحیت اور امانت ودیانت قابل اعتماد نہیں ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ رشتہ داروں کا حق ادا کرنا اور امیر کی اطاعت کرنا بھی اللہ کا ہی حکم ہے۔اس مسئلہ کا حل سورۃ النساء کی آیت نمبر-135 میں موجود ہے جہاں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ انصاف پر قائم رہو خواہ وہ ہمارے اپنے یا والدین یا قرابت داروں کے خلاف ہو۔اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ کسی کی کوئی اطاعت نہیں ہے۔اللہ معصیت میں۔یعنی اگر کسی رشتہ دار کا حق ادا کرنے سے یا امیر کی اطاعت کرنے سے اللہ کے کسی حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو یہ دونوں چیزیں ساقط ہو جائیں گی اور اللہ کا حکم قائم رہے گا۔

دوسری الجھن یہ ہوتی ہے کہ کہیں فلاں پارٹی کی حکومت نہ بن جائے اس لیے کم برائی والے(LESSER EVIL) کو ووٹ دے دو۔یہ خود فریبی ہے۔کسی کی حکومت کے آنے یا نہ آنے کے متعلق قیامت میں ہم سے جواب طلب نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس پر ہمارا اختیار نہیں ہے۔وہاں ہم سے صرف یہ پوچھا جائے گا کہ ایک اہل اور دیانتدار شخص کے حق میں ووٹ کیوں نہیں دیا تھا یا ایک نا اہل اور بد دیانت کو ووٹ کیوں دیا تھا۔

753

آیت نمبر(12تا14)

﴿وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ
لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ﴿12﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ
الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰي خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿13﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ
فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ
بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿14﴾﴾

ن ق ب

(ن) نَقْبًا: کسی چمڑے یا دیوار میں سوراخ کرنا۔ نقب لگانا۔ ﴿وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿97﴾﴾ (18/الکہف:97) ''اور انہیں قدرت نہیں اس میں سوراخ کرنے کی۔''

(س) نَقَبًا: راستوں پر چلنا (یعنی فضا میں سوراخ کرنا)۔''

(ک) نَقَابَةً: (۱) سوراخ میں سے جھانکنا یعنی ایسی جگہ سے نگرانی کرنا جہاں سے نگرانی کرنے والا دوسروں کو دیکھ سکے لیکن اس کو نہ دیکھا جاسکے۔
(۲) سردار ہونا۔ کیونکہ سردار دوسروں سے معلومات حاصل کر کے اپنی قوم کی نگرانی کرتا ہے۔

نَقِيْبٌ: فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ نگرانی کرنے والا۔ سردار۔ آیت زیر مطالعہ۔

(تفعیل) تَنْقِيْبًا: کثرت سے آنا جانا۔ بھاگ دوڑ کرنا۔ ﴿فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۭ﴾ (50/ق:36) ''تو انہوں نے بھاگ دوڑ کی شہروں میں۔''

ع ز ر

(ض) عَزْرًا: کسی کو اس کے فرائض سے آگاہ کرنا۔ مدد کرنا۔

(تفعیل) تَعْزِيْرًا: کسی کی تعظیم میں اس کے مشن کو تقویت دینا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

غ ر و

(س) غَرَاءً: چمٹنا۔ لازم ہونا۔

(افعال) اِغْرَاءً: (۱) چمٹانا۔ لازم کرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔
(۲) کسی کو کسی پر حاوی کردینا۔ ﴿لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ﴾ (33/الاحزاب:60) ''ہم لازماً حاوی کردیں گے آپؐ کو ان پر۔''

ص ن ع

(ف) صَنْعًا اور صُنْعًا: کسی خام مال سے اچھی چیز بنانا۔ کاریگری کرنا۔ صنعت کاری کرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

	اِصۡنَعۡ	فعل امر ہے۔﴿ فَاَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡهِ اَنِ اصۡنَعِ الۡفُلۡكَ ﴾ (23/المؤمنون:27)''تو ہم نے وحی کیا ان کی طرف کہ آپؑ کشتی بنائیں۔''
	مَصۡنَعٌ	ج مَصَانِعُ۔ اسم الظرف ہے۔ صنعت گری کی جگہ۔ قلعہ۔ محل۔﴿ وَ تَتَّخِذُوۡنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ ﴾ (26/الشعراء:129)''اور تم لوگ بناتے ہو محلات شائد کہ تم ہمیشہ رہو گے۔''
(افعال)	اِصۡنَاعًا	کسی چیز کو بڑی مہارت سے بنانا۔ پرورش کرنا۔ پروان چڑھانا۔﴿ وَ لِتُصۡنَعَ عَلٰی عَیۡنِیۡ ﴾ (20/طٰہٰ:39)''اور تاکہ تو پروان چڑھایا جائے میری نگاہ کے سامنے۔''
(افتعال)	اِصۡطِنَاعًا	اہتمام سے بنانا۔﴿ وَ اصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِیۡ ﴾ (20/طٰہٰ:41)''اور میں نے اہتمام سے پروان چڑھایا آپؑ کو اپنے واسطے۔''

ترکیب

اِثۡنَیۡ دراصل اِثۡنَیۡنِ ہے جو بَعَثۡنَا کا مفعول ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے اور مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہوا ہے۔ نَقِیۡبًا تمیز ہے۔ لَئِنۡ میں اِنۡ شرطیہ پر لام تاکید ہے۔ اِنۡ شرطیہ کی وجہ سے آگے شرط میں افعال ماضی کے ترجمے مستقبل میں ہوں گے۔ فَبِمَا میں بَا سببیہ ہے اور اس کا بدل ہونے کی وجہ سے نَقۡضِهِمۡ کا مضاف مجرور ہوا ہے۔ نَقۡض مصدر نے فعل کا عمل کیا ہے۔ مِیۡثَاقَهُمۡ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ تَطَّلِعُ باب افتعال کا مضارع ہے۔ خَآئِنَةٍ پر تائے مبالغہ ہے جیسے عَلَّامَةٌ۔ بِمَا کَانُوۡا میں بَا فعل یُنَبِّئُ کا صلہ ہے۔

ترجمہ

وَ لَقَدۡ اَخَذَ	اللّٰهُ	مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۚ	وَ بَعَثۡنَا	مِنۡهُمُ
اور بیشک لیا ہے	اللہ نے	بنی اسرائیل سے عہد	اور ہم نے اٹھائے (یعنی مقرر کیے)	ان میں سے

اثۡنَیۡ عَشَرَ	نَقِیۡبًا ؕ	وَ قَالَ	اللّٰهُ	اِنِّیۡ	مَعَكُمۡ ؕ	لَئِنۡ	اَقَمۡتُمُ
بارہ	نقیب	اور کہا	اللہ نے	کہ میں	تمہارے ساتھ ہوں	بیشک اگر	تم لوگ قائم کرو گے

الصَّلٰوةَ	وَ اٰتَیۡتُمُ	الزَّكٰوةَ	وَ اٰمَنۡتُمۡ	بِرُسُلِیۡ	وَ عَزَّرۡتُمُوۡهُمۡ	وَ اَقۡرَضۡتُمُ	اللّٰهَ
نماز کو	اور پہنچاؤ گے	زکوٰۃ کو	اور ایمان لاؤ گے	میرے رسولوں پر	اور تقویت دو گے ان کو	اور قرضہ دو گے	اللہ کو

قَرۡضًا حَسَنًا	لَّاُكَفِّرَنَّ	عَنۡكُمۡ	سَیِّاٰتِكُمۡ
جیسا خوبصورت قرضہ دینے کا حق ہے	تو میں لازماً دور کروں گا	تم سے	تمہاری برائیوں کو

وَ لَاُدۡخِلَنَّكُمۡ	جَنّٰتٍ	تَجۡرِیۡ	مِنۡ تَحۡتِهَا	الۡاَنۡهٰرُ ۚ	فَمَنۡ
اور میں لازماً داخل کروں گا تم لوگوں کو	ایسے باغات میں	بہتی ہیں	جن کے نیچے سے	نہریں	پھر جو

كَفَرَ	بَعۡدَ ذٰلِكَ	مِنۡكُمۡ	فَقَدۡ ضَلَّ	سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ﴿۱۲﴾	فَبِمَا
انکار کرے گا	اس کے بعد	تم میں سے	تو وہ ضرور گمراہ ہو گا	راستے کے درمیان سے	پس بسبب اس کے جو

نَقۡضِهِمۡ	مِّيۡثَاقَهُمۡ	لَعَنّٰهُمۡ	وَجَعَلۡنَا	قُلُوۡبَهُمۡ	753 قٰسِيَةً ۚ
ان کا توڑنا ہے	اپنے عہد کو	ہم نے لعنت کی ان پر	اور ہم نے بنا دیا	ان کے دلوں کو	سخت ہونے والا

يُحَرِّفُوۡنَ	الۡـكَلِمَ	عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ ۙ	وَنَسُوۡا	حَظًّا	مِّمَّا
وہ لوگ پھیرتے ہیں	کلاموں کو	ان کے رکھنے کی جگہوں سے	اور انھوں نے بھلا دیا	ایک حصہ	اس کے بعد

ذُكِّرُوۡا	بِهٖ ۚ	وَلَا تَزَالُ	تَطَّلِعُ	عَلٰى خَآئِنَةٍ
ان کو نصیحت کی گئی	جس سے	اور ہمیشہ	آپؐ آگاہ ہوں گے	کسی بڑے وعدہ خلاف پر

مِّنۡهُمۡ	اِلَّا	قَلِيۡلًا	مِّنۡهُمۡ	فَاعۡفُ	عَنۡهُمۡ	وَاصۡفَحۡ ؕ
ان میں سے	سوائے اس کے کہ	تھوڑے سے	ان میں سے	تو آپؐ درگزر کریں	ان سے	اور نظر انداز کریں

اِنَّ اللّٰهَ	يُحِبُّ	الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝	وَمِنَ الَّذِيۡنَ	قَالُوۡۤا	اِنَّا	نَصٰرٰٓى
یقیناً اللہ	پسند کرتا ہے	احسان کرنے والوں کو	اور ان میں وہ بھی ہیں جنھوں نے	کہا	کہ ہم	نصاریٰ ہیں

اَخَذۡنَا	مِيۡثَاقَهُمۡ	فَنَسُوۡا	حَظًّا	مِّمَّا	ذُكِّرُوۡا	بِهٖ ۖ
ہم نے لیا	ان سے عہد	تو انہوں نے بھلا دیا	ایک حصہ	اس میں سے	ان کو نصیحت کی گئی	جس سے

فَاَغۡرَيۡنَا	بَيۡنَهُمُ	الۡعَدَاوَةَ	وَالۡبَغۡضَآءَ	اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ؕ	وَسَوۡفَ
تو ہم نے چپکا دیا	ان کے مابین	عداوت کو	اور بغض کو	قیامت کے دن تک	اور عنقریب

يُنَبِّئُهُمُ	اللّٰهُ	بِمَا	كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ
جتا دے گا ان کو	اللہ	وہ جو	وہ کرتوت کیا کرتے تھے

نوٹ۔1

سَوَاءَ السَّبِيۡلَ مرکب اضافی ہے اور اس کا لفظی ترجمہ ''راستے کا درمیان'' بنتا ہے لیکن اردو میں اس مفہوم کے لیے مرکب توصیفی ''درمیانی راستہ'' استعمال ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سَوَاءُ السَّبِيۡلِ اور اَلصِّرَاطُ الۡمُسۡتَقِيۡمِ قرآن مجید کی اہم اصطلاحات ہیں جن کا مفہوم اردو ترجمے میں منتقل کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے ان کے معانی مراد کی وضاحت ضروری ہے۔ یہ بھی نوٹ کرلیں کہ یہ وضاحت تفہیم القرآن سے ماخوذ ہے۔

یہ دنیا ہر انسان کا کمرہ امتحان ہے اور امتحان کی غرض سے ہر انسان کے اندر بہت سی مختلف اور باہم متصادم صلاحیتوں، جذبات اور رجحانات کو ودیعت کرکے اسے امتحان گاہ میں بھیجا جاتا ہے۔ ہمارے نفس اور جسم کے تقاضے بھی مختلف ہیں جبکہ روح اور طبیعت کے بھی مختلف تقاضے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی ہم کسی موڈ میں ہوتے ہیں اور کبھی ہمارا موڈ کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ ایسے افراد کے باہمی ربط و تعلقات سے جو اجتماعی زندگی وجود میں آتی ہے وہ بھی بہت پیچیدہ اور متصاد تعلقات باہمی سے مرکب ہوتی ہے۔ جس کے نتیجے میں یہاں ہر شخص کے جہاں کچھ

753

حقوق ہیں وہیں اس کے کچھ فرائض ہیں پھر اس دنیا میں جو سامانِ زندگی ہمارے چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ اسے استعمال کرنے اور آپس میں تقسیم کرنے پر بھی انفرادی اور اجتماعی سطح پر بہت سے پیچیدا اور مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

انسان کیلئے یہ ممکن نہیں ہے وہ اپنے پورے عرصہ حیات پر پھیلے ہوئے تمام مسائل ہر پہلو پر بیک وقت ایک متوازن نظر ڈال سکے۔ اس لیے وہ خود اپنی زندگی کیلئے کوئی ایسا راستہ نہیں بنا سکتا جس کے سارے جذبات وزجانات میں توازن قائم رہ سکے اور تمام انفرادی تقاضوں کے ساتھ وہ انصاف کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ جب انسان اپنی زندگی کا راستہ خود متعین کرتا ہے تو ضروریات میں سے کوئی ایک ضرورت اور مسائل میں سے کوئی ایک مسئلہ اس کے دماغ پر اس طرح مسلط ہو جاتا ہے کہ دوسری ضروریات اور مسائل کے ساتھ وہ بالا ادہ یا بلا ارادہ ناانصافی کرنے لگتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زندگی کا توازن بگڑ جاتا ہے، جس کے لیے قرآن مجید کی اصطلاح فساد ہے۔ انسان کی یہ کج روی اپنی انتہا کو پہنچنے لگتی ہے تو باقی ضروریات اور مسائل بغاوت کر کے زور لگاتے ہیں کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ پھر انسان ان میں سے کچھ کی طرف توجہ کر کے اور باقیوں کو نظر انداز کر کے ایک نئی ٹیڑھی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان اپنی خود ساختہ میٹرھی (ZIG ZAG) راہوں پر اپنی زندگی کا سفر طے کرتا ہے۔

زندگی کی ایک راہ ایسی بھی ہے جو ان ٹیڑھی میٹرھی راہوں کے عین وسط میں واقع ہے۔ جس میں نہ کوئی افراط ہے اور نہ تفریط ہے۔ اس لیے اس راہ پر سفر کرتے ہوئے انسان اپنی تمام ضروریات کو ان کا حق دے سکتا ہے اور مسائل کے ہر پہلو کا احاطہ کرتے ہوئے انھیں حل کر سکتا ہے اس طرح وہ دنیاوی زندگی اطمینان اور سکون سے بسر کر سکتا ہے اور دائمی زندگی میں اپنی مراد پا سکتا ہے۔ ہر انسان کی فطرت اسی درمیانی اور متوازن راہ کو تلاش کرتی لیکن انسان اسے معلوم کرنے پر قادر نہیں ہے۔ اس نشاندہی وہی ہستی کر سکتی ہے جو انسان کی مصور (DESIGNER) اور خالق ہے۔ اور اس نے اپنے رسول اسی لیے بھیجے کہ اس راہ کی طرف وہ انسانوں کی راہنمائی کرے۔ قرآن اسی راہ کو سَوَاءُ السَّبِيْلِ اور اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ کہتا ہے۔

علم وحی سے محروم بعض فلسفیوں نے یہ دیکھ کر کہ انسانی زندگی پے در پے ایک انتہا سے دوسری انتہا کی طرف دھکے کھاتی چلتی جارہی ہے، یہ غلط نتیجہ نکال لیا کہ "جدلی عمل" (DIALECTICAL PROCESS) انسانی زندگی کے ارتقاء کا فطری قریق ہے۔ چنانچہ وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ انسان کے ارتقاء کا راستہ یہ ہے کہ پہلے ایک انتہا پسندانہ دعویٰ (THESIS) اسے ایک رخ پر بہالے جائے، پھر اس کے جواب میں دوسرا انتہا پسندانہ دعویٰ (ANTITHESIS) اسے دوسری انتہا کی طرف کھینچے اور پھر دونوں کے امتزاج (SYNTHESIS) سے ارتقاء حیات کا راستہ بنے۔ حالانکہ دراصل یہ ارتقاء کی راہ نہیں ہے بلکہ بدنصیبی کے دھکے ہیں جو انسانی زندگی کے فلاحی ارتقاء میں مانع ہو رہے ہیں۔ فلاحی ارتقاء کی راہ یعنی سواء السبیل علم وحی کی روشنی کے بغیر نظر نہی آتی اور اس پر ثابت قدم رہنا ایمان کی قوت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

753

نوٹ-2

آج کل کے عیسائیوں کے حالات سے یہ شبہہ پیدا ہوسکتا ہے کہ وہ باہم متحد ہیں۔لیکن آیت زیرِ مطالعہ میں بات ان لوگوں کی ہے جو عیسائی مذہب کے پابند ہیں۔ان کی فرقہ بندی اور عداوت آج بھی ہے،خصوصاً کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کی عداوت (معارف القرآن سے ماخوذ)۔دنیاوی سطح پر عیسائیوں کے باہمی بغض اور عداوت کی وجہ سے گزشتہ صدی میں انسانیت کو دو عالمگیر جنگوں کا خمیازہ بھگتنا پڑا وقتی طور پر یہ عداوت کچھ دب گئی ہے لیکن ختم نہیں ہوئی ہے۔اس کا اظہار دوبارہ جرمنی،فرانس،اور اٹلی وغیرہ کے رویہ سے ہورہا ہے جو انھوں نے امریکہ اور برطانیہ کے خلاف عراق کے مسئلہ پر اختیار کیا ہوا ہے۔(فروری 2003)

سبق-49/3 753	
15/5 تا 45	

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۃ المائدہ (5)

آیت نمبر (15 تا 19)

﴿ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ
كَثِيۡرٍ ؕ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۙ ۱۵ يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ
يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۱۶ لَـقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ ؕ قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔـا اِنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّهۡلِكَ الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ وَاُمَّهٗ
وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۱۷ وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ وَالنَّصٰرٰى نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلۡ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمۡ بِذُنُوۡبِكُمۡ ؕ
بَلۡ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ مِّمَّنۡ خَلَقَ ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا
بَيۡنَهُمَا وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ۱۸ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ عَلٰى فَتۡرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنۡ
تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِيۡرٍ وَّلَا نَذِيۡرٍ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۱۹ ﴾

ف ت ر

(ن) — فُتُوۡرًا — تیزی کے بعد ساکن ہونا یعنی وقفہ آنا یا سُست پڑنا۔ ہلکا ہونا۔ ﴿ يُسَبِّحُوۡنَ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفۡتُرُوۡنَ ۲۰ ﴾ (21/الانبیاء:20) ''تسبیح کرتے ہیں رات اور دن کے وقت، وہ لوگ سُست نہیں پڑتے۔

فَتۡرَةٌ — اسم ذات ہے۔ وقفہ۔ سستی۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

(تفعیل) — تَفۡتِيۡرًا — وقفہ دینا۔ سست کرنا۔ ہلکا کرنا۔ ﴿ لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ ﴾ (43/الزخرف:75) ''وہ ہلکا نہیں کیا جائے گا ان سے۔''

ترکیب

كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ کو ماضی استمراری بھی مانا جاسکتا ہے لیکن ہماری ترجیح یہ ہے كُنۡتُمۡ کو فعل ناقص اور تُخۡفُوۡنَ کو اس کی خبر مانا جائے اور ترجمہ جملہ اسمیہ کا کیا جائے۔ يَهۡدِىۡ بِهٖ میں ضمیر واحد آئی ہے۔ اور بِهِمَا نہیں آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ ایک ہی چیز ہے۔ يَهۡدِىۡ کا مفعول اول مَنۡ ہے اور سُبُلَ السَّلٰمِ مفعول ثانی ہے۔ هُوَ ضمیر فاصل ہے اور اَلۡمَسِيۡحُ خبر ہے جبکہ اِبۡنُ مَرۡيَمَ اس کا بدل ہے۔

ترجمہ

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ	قَدۡ جَآءَ	كُمۡ	رَسُوۡلُنَا	يُبَيِّنُ	لَـكُمۡ
اے اہل کتاب	آچکا ہے	تمہارے پاس	ہمارا رسول	جو واضح کرتا ہے	تمہارے لیے

كَثِيۡرًا	مِّمَّا	كُنۡتُمۡ	تُخۡفُوۡنَ	مِنَ الۡكِتٰبِ	وَيَعۡفُوۡا	عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ
بہت کچھ	اس میں سے جو	تم لوگ	چھپاتے ہو	کتاب میں سے	اور وہ درگزر کرتا ہے	بہتوں سے

قَدۡ جَآءَكُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ	نُوۡرٌ	وَّ كِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۵﴾	يَّهۡدِيۡ	بِهِ
آچکا ہے تمہارے پاس	اللہ (کی طرف) سے	ایک نور	اور ایک واضح کتاب	ہدایت دیتا ہے	اس سے

اللّٰهُ	مَنِ	اتَّبَعَ	رِضۡوَانَهٗ	سُبُلَ السَّلٰمِ	وَيُخۡرِجُهُمۡ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اللہ	اس کو جس نے	پیروی کی	اس کی رضا کی	سلامتی کی راہوں کی	اور وہ نکالتا ہے ان کو	اندھیروں سے

اِلَى النُّوۡرِ	بِاِذۡنِهٖ	وَيَهۡدِيۡهِمۡ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۶﴾	لَقَدۡ كَفَرَ
نور کی طرف	اپنے حکم سے	اور وہ ہدایت دیتا ہے ان کو	ایک سیدھے راستے کی طرف	یقیناً کفر کیا ہے

الَّذِيۡنَ	قَالُوۡۤا	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ الۡمَسِيۡحُ	ابۡنُ مَرۡيَمَ ؕ	قُلۡ	فَمَنۡ
ان لوگوں نے جنہوں نے	کہا	کہ	اللہ	مسیحؑ ہی ہیں	جو بی بی مریم کے بیٹے ہیں	آپؐ کہیے	تو کون

يَّمۡلِكُ	مِنَ اللّٰهِ	شَيۡـًٔا	اِنۡ	اَرَادَ	اَنۡ	يُّهۡلِكَ
اختیار رکھتا ہے	اللہ سے (اس کے مقابلہ پر)	کچھ بھی	اگر	وہ ارادہ کرے	کہ	وہ ہلاک کرے

الۡمَسِيۡحَ	ابۡنَ مَرۡيَمَ	وَاُمَّهٗ	وَمَنۡ	فِى الۡاَرۡضِ	جَمِيۡعًا ؕ
مسیحؑ کو	جو بی بی مریم کے بیٹے ہیں	اور انؑ کی والدہ کو	اور اس کو جو	زمین میں ہے	سب کو

وَلِلّٰهِ	مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	وَمَا	بَيۡنَهُمَا ؕ
اور اللہ کی ہی ہے	زمین اور آسمانوں کی بادشاہت	اور اس کی جو	ان دونوں کے درمیان ہے

يَخۡلُقُ	مَا يَشَآءُ ؕ	وَاللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ	قَدِيۡرٌ ﴿۱۷﴾	وَقَالَتِ
وہ تخلیق کرتا ہے	جو وہ چاہتا ہے	اور اللہ	ہر چیز پر	قادر ہے	اور کہا

الۡيَهُوۡدُ	وَالنَّصٰرٰى	نَحۡنُ	اَبۡنٰٓؤُا اللّٰهِ	وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ	قُلۡ	فَلِمَ
یہودیوں نے	اور نصاریٰ نے	ہم	اللہ کے بیٹے ہیں	اور اس کے چہیتے ہیں	آپؐ کہہ دیجیے	پھر کیوں

يُعَذِّبُكُمۡ	بِذُنُوۡبِكُمۡ ؕ	بَلۡ	اَنۡتُمۡ	بَشَرٌ	مِّمَّنۡ
وہ عذاب دیتا ہے تم کو	تمہارے گناہوں کے سبب سے	بلکہ	تم لوگ	ایک بشر ہو	اس میں سے جو

خَلَقَ ؕ	يَغۡفِرُ	لِمَنۡ	يَّشَآءُ	وَيُعَذِّبُ	مَنۡ
اس نے تخلیق کیا	وہ بخشتا ہے	اس کو جس کو	وہ چاہتا ہے	اور وہ عذاب دیتا ہے	اس کو جس کو

يَّشَآءُ ؕ	وَلِلّٰهِ	مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	وَمَا	بَيۡنَهُمَا
وہ چاہتا ہے	اور اللہ کی ہی ہے	زمین اور آسمانوں کی بادشاہت	اور اس کی جو	ان دونوں کے درمیان ہے

وَاِلَيۡهِ	الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۸﴾	يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ	قَدۡ جَآءَكُمۡ	رَسُوۡلُنَا	يُبَيِّنُ
اور اس کی طرف ہی	لوٹنا ہے	اے اہل کتاب	تمہارے پاس آچکا ہے	ہمارا رسولؐ	وہ کھولتا ہے

لَكُمْ	عَلٰى فَتْرَةٍ	مِّنَ الرُّسُلِ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	مَا جَآءَنَا	مِنْۢ بَشِيْرٍ
تمہارے لیے	وقفہ پر	رسولوں کے	کہ (کہیں)	تم لوگ کہو	نہیں آیا ہمارے پاس	کوئی بھی بشارت دینے والا

وَّلَا نَذِيْرٍ	فَقَدْ جَآءَكُمْ	بَشِيْرٌ	وَّنَذِيْرٌ ؕ
اور نہ ہی کوئی خبردار کرنے والا	تو آچکا ہے تمہارے پاس	ایک بشارت دینے والا	اور خبردار کرنے والا

وَاللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾ ع
اور اللہ	ہر ایک چیز پر	قدرت رکھنے والا ہے

نوٹ۔1

حضرت موسیٰؑ سے حضرت عیسیٰؑ تک کی درمیانی مدت میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ برابر جاری رہا اس میں کبھی وقفہ نہیں ہوا۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کے بعد سے رسول اللہ ﷺ کی بعثت تک کے درمیانی عرصہ میں سلسلہ انبیاء بند رہا۔ اس سے پہلے کبھی اتنا زمانہ انبیاء کی بعثت سے خالی نہیں رہا۔ اسی لیے اس زمانے کو زمانہ فترت کہتے ہیں۔ (معارف القرآن)

آیت نمبر (20 تا 26)

﴿وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ
اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا
تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا
حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا
قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ
فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ ع﴾

ج ب ر

(ن) جَبْرًا (1) زبردستی یا دباؤ سے کسی چیز کی اصلاح کرنا۔ جیسے ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑنا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت الجبار اسی معنی میں ہے۔ (2) کسی کو اس کی مرضی کے خلاف کام پر مجبور کرنا۔ زبردستی کرنا۔ بندوں کی صفت عموماً اسی معنی میں آتی ہے۔

جَبَّارٌ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ (1) بار بار اور کثرت سے اصلاح کرنے والا۔
(2) بار بار اور کثرت سے زبردستی کرنے والا۔ زبردست۔ طاقتور۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ت ی ہ

(ض) تَيْهًا راستے سے بھٹک جانا۔ سرگردان پھرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ء س و

753

(ن) اَسُوًا — مایوسیوں کا علاج کرنا۔ کسی کو کسی کے لیے نمونہ بنانا۔

اُسْوَةٌ — وہ چیز جس سے تسلی حاصل کی جائے۔ نمونہ۔ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (33/ الاحزاب: 21) ''بیشک ہو چکا ہے تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بھلائی حاصل کرنے والا ایک نمونہ۔

(س) اَسَی — مایوس ہونا۔ افسوس کرنا۔ ﴿فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾﴾ (7/ الاعراف: 93) ''پھر کیسے میں افسوس کروں ایک کافر قوم پر۔''

لَا تَاْسَ — فعل نہی ہے۔ تو افسوس مت کر۔ تو مایوس مت ہو۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ترکیب

يٰقَوْمِ دراصل يٰقَوْمِيْ ہے۔ لَا تَرْتَدُّوْا کے لائے نہی پر عطف مانیں تو فَتَنْقَلِبُوْا مجزوم ہے اور فَا کو سببیہ مانیں تو یہ حالتِ نصب میں ہے۔ ہماری ترجیح ہے کہ اسے فَا سببیہ مانا جائے۔ اِنَّ کا اسم قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ہے، اس کی خبر محذوف ہے اور فِيْهَا قائم مقام خبر ہے۔ رَبِّ بھی دراصل رَبِّيْ ہے۔ اَرْبَعِيْنَ ظرف ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ سَنَةً اِس کی تمیز ہے۔

ترجمہ

وَاِذْ قَالَ	مُوْسٰی	لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ	اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ
اور جب کہا	موسیٰؑ نے	اپنی قوم سے	اے میری قوم!	تم لوگ یاد کرو	اللہ کی نعمت کو	اپنے اوپر

اِذْ جَعَلَ	فِيْكُمْ	اَنْۢبِيَآءَ	وَجَعَلَكُمْ	مُّلُوْكًا ۖ	وَّاٰتٰىكُمْ
جب اس نے بنائے	تم لوگوں میں سے	انبیاء	اور بنایا تم لوگوں کو	بادشاہ	اور اس نے دیا تم لوگوں کو

مَّا	لَمْ يُؤْتِ	اَحَدًا	مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾	يٰقَوْمِ	ادْخُلُوا
وہ، جو	اس نے نہیں دیا	کسی ایک کو	تمام عالموں میں سے	اے میری قوم	تم لوگ داخل ہو جاؤ

الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ	الَّتِيْ	كَتَبَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَلَا تَرْتَدُّوْا	عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
پاک کی ہوئی زمین میں	جس کو	لکھا	اللہ نے	تمہارے لیے	اور مت پھر جانا	اپنی پیٹھوں پر

فَتَنْقَلِبُوْا	خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾	قَالُوْا	يٰمُوْسٰٓى	اِنَّ	فِيْهَا	قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ
ورنہ ہو جاؤ گے	نقصان اٹھانے والے	انہوں نے کہا	اے موسیٰؑ	کہ	اس میں ہے	ایک زبردست قوم

وَاِنَّا	لَنْ نَّدْخُلَهَا	حَتّٰى	يَخْرُجُوْا	مِنْهَا ۚ	فَاِنْ	يَّخْرُجُوْا	مِنْهَا
اور ہم	ہرگز داخل نہیں ہوں گے اس میں	یہاں تک کہ	وہ لوگ نکلیں	اس سے	پھر اگر	وہ لوگ نکلیں	اس سے

فَاِنَّا	دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾	قَالَ رَجُلٰنِ	مِنَ الَّذِيْنَ	يَخَافُوْنَ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ
تو ہم	داخل ہونے والے ہیں	کہا دو مردوں نے	ان میں سے جو	ڈرتے ہیں (اللہ سے)	انعام کیا	اللہ نے

عَلَيْهِمَا	ادْخُلُوْا	عَلَيْهِمُ	الْبَابَ ۚ	فَاِذَا	دَخَلْتُمُوْهُ
جن پر،	(کہ) داخل ہو جاؤ	ان پر	دروازے سے	پھر جب	تم لوگ داخل ہو گے اس سے

فَاِنَّكُمْ	غٰلِبُوْنَ ۬ۚ	وَعَلَى اللّٰهِ	فَتَوَكَّلُوْٓا	اِنْ كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾
تو یقیناً تم لوگ	غلبہ پانے والے ہو گے	اور اللہ پر ہی	پس تم لوگ بھروسہ کرو	اگر تم لوگ	مومن ہو

قَالُوْا	يٰمُوْسٰٓى	اِنَّا	لَنْ نَّدْخُلَهَآ	اَبَدًا	مَّا دَامُوْا	فِيْهَا
انہوں نے کہا	اے موسیٰؑ	کہ ہم	ہرگز داخل نہیں ہوں گے اس میں	کبھی بھی	جب تک وہ رہیں گے	اس میں

فَاذْهَبْ	اَنْتَ	وَرَبُّكَ	فَقَاتِلَآ	اِنَّا	هٰهُنَا	قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾
پس جائیں	آپؑ	اور آپؑ کا رب	پھر آپ دونوں جنگ کریں	بیشک ہم	یہیں	بیٹھنے والے ہیں

قَالَ	رَبِّ	اِنِّىْ	لَآ اَمْلِكُ	اِلَّا	نَفْسِىْ	وَاَخِىْ
کہا (موسیٰؑ نے)	اے میرے رب	کہ میں	اختیار نہیں رکھتا	سوائے	اپنی جان	اور اپنے بھائی کے

فَافْرُقْ	بَيْنَنَا	وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾	قَالَ	فَاِنَّهَا
پس تو جدائی ڈال دے	ہمارے درمیان	اور نافرمانی کرنے والی قوم کے درمیان	کہا (اللہ نے)	تو یہ

مُحَرَّمَةٌ	عَلَيْهِمْ	اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ	يَتِيْهُوْنَ	فِى الْاَرْضِ ۭ
حرام کی گئی ہے	ان پر	چالیس سال تک	یہ لوگ بھٹکتے پھریں گے	زمین میں

فَلَا تَاْسَ	عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾
تو آپؑ افسوس نہ کریں	نافرمانی کرنے والی قوم پر

ترکیب

مصر سے نکلنے کے بعد حضرت موسیٰؑ کی منزل فلسطین تھی۔ آپؑ جب اس کے پاس پہنچے تو دشتِ فاران میں قیام فرمایا اور بنو اسرائیل کے بارہ سرداروں کو وہاں کے حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ واپس آ کر ان سرداروں نے علاقے کی زرخیزی اور شادابی کی رپورٹ دی اور یہ بھی بتایا کہ وہاں پر آباد لوگ بڑے قد آور اور زور آور ہیں۔ یہ سُن کر بنو اسرائیل نے حوصلہ ہار دیا اور جس مُلک میں آباد ہونے کے لیے یہاں تک پہنچے تھے، اس میں داخل ہونے کے بجائے پھر مصر پلٹ جانے کی باتیں کرنے لگے۔ حضرت موسیٰؑ نے ان کو بتایا کہ یہ علاقہ اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔ بارہ میں سے دو سرداروں نے بھی ان کی ہمت بندھانے کی کوشش کی لیکن ان لوگوں نے اپنے رسول کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ (تدبر القرآن)

آیت نمبر (27 تا 31)

﴿ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ
قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا
بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْۗاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ
فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى
اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ﴾

ب ح ث

753

(ف)	بَحْثًا	کسی چیز کو کھود کر اس میں کچھ تلاش کرنا۔ کُریدنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ع ج ز

(ض)	عَجْزًا	کسی کام کو کرنے کی قدرت نہ رکھنا۔ بے اختیار ہونا۔ عاجز ہونا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔
	عَجُوْزٌ	فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ بہت بے اختیار۔ بوڑھی عورت۔ ﴿ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ ﴾ (11/ھود:72) ''کیا میں جنوں گی اس حال میں کہ میں بڑھیا ہوں۔''
	عُجُزٌ	ج اَعْجَازٌ۔ کھجور کا کھوکھلا تنا۔ ﴿كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴾ (54/القمر:20) ''گویا کہ وہ کسی اُکھڑی ہوئی کھجور کے تنے ہیں۔''
(افعال)	اِعْجَازًا	کسی کو بے اختیار کرنا۔ عاجز کرنا۔ ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ ﴾ (35/ الفاطر:44) ''اور اللہ وہ نہیں ہے کہ اس کو بے اختیار کر دے کوئی بھی چیز۔''
	مُعْجِزٌ	اسم الفاعل ہے۔ بے اختیار کرنے والا۔ عاجز کرنے والا۔ ﴿وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴾ (6/الانعام:134) ''اور تم لوگ عاجز کرنے والے نہیں ہو۔''
(مفاعلہ)	مُعَاجَزَةً	کسی کو ہرانے کی کوشش کرنا۔ مسابقت کرنا۔
	مُعَاجِزٌ	اسم الفاعل ہے۔ ہرانے کی کوشش کرنے والا۔ آگے نکلنے کی کوشش کرنے والا۔ ﴿وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ ﴾ (22/ الحج:51) ''اور وہ لوگ جو بھاگ دوڑ کرتے ہیں ہماری نشانیوں میں ہرانے والا ہوتے ہوئے۔''

ن د م

(س)	نَدَمًا	پشیمان ہونا۔ شرمندہ ہونا۔
	نَادِمٌ	اسم الفاعل ہے۔ پشیمان ہونے والا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔
	نَدَامَةٌ	اسم ذات ہے۔ پشیمانی۔ شرمندگی۔ ﴿وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ﴾ (10/ یونس:54) ''اور چھپائیں گے پشیمانی کو جب وہ لوگ دیکھیں گے عذاب۔''

ترکیب

نَبَاَ کا مضاف الیہ اِبْنَيْنِ تھا جو آگے اٰدَمَ کا مضاف بنا تو اس کا نون گر گیا۔ بِبَاسِطٍ اسم الفاعل ہے۔ اس نے فعل کا عمل کیا ہے اور اس کا مفعول يَدًا تھا۔ یائے متکلم اس کا مضاف الیہ ہے اس لیے يَدًا کی تنوین ختم ہوئی اور يَدِيَ استعمال ہوا۔ بِاِثْمِيْ کی بَا پر عطف ہونے کی وجہ سے اِثْمِكَ حالتِ جر میں آیا ہے۔ فَطَوَّعَتْ کا فاعل نَفْسُهٗ ہے۔ غُرَابًا نکرہ مخصوصہ ہے اور يَبْحَثُ فِي الْاَرْضِ اس کی خصوصیت ہے۔ لِيُرِيَهٗ میں ضمیر فاعلی اللہ کے لیے ہے اور ضمیر مفعولی قاتل کے لیے ہے۔ يُوَارِيْ کی ضمیر فاعلی بھی قاتل کے لیے ہے۔ هٰذَا الْغُرَابِ مرکب اشاری مِثْلَ کا مضاف الیہ ہے اس لیے اَلْغُرَابِ حالتِ جر میں آیا ہے جبکہ مِثْلَ کی نصب اَكُوْنَ کی خبر ہونے کی وجہ سے ہے۔ فَاُوَارِيَ کا فَا سببیہ ہے جس نے مضارع اُوَارِيَ کو نصب دی ہے۔

ترجمہ

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ	نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ	بِالْحَقِّ	اِذْ
اور آپؐ پڑھ کر سنائیں ان لوگوں کو	حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کی خبر	حق کے ساتھ	جب

قَرَّبَا	قُرْبَانًا	فَتُقُبِّلَ	مِنْ اَحَدِهِمَا	وَلَمْ يُتَقَبَّلْ
ان دونوں نے پیش کی	ایک قربانی	تو قبول کی گئی	ان دونوں کے ایک سے	اور نہیں قبول کی گئی

مِنَ الْاٰخَرِ ؕ	قَالَ	لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ	قَالَ	اِنَّمَا
دوسرے سے	اس نے کہا	میں لازماً قتل کروں گا تجھ کو	اس نے کہا	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

يَتَقَبَّلُ	اللّٰهُ	مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾	لَئِنْۢ	بَسَطْتَّ	اِلَيَّ	يَدَكَ
قبول کرتا ہے	اللہ	تقویٰ کرنے والوں سے	البتہ اگر	تو بڑھائے گا	میری طرف	اپنا ہاتھ

لِتَقْتُلَنِيْ	مَآ اَنَا	بِبَاسِطٍ	يَّدِيَ	اِلَيْكَ	لِاَقْتُلَكَ ۚ
تا کہ تو قتل کرے مجھ کو	تو میں	بڑھانے والا نہیں ہوں	اپنا ہاتھ	تیری طرف	کہ میں قتل کروں تجھ کو

اِنِّيْٓ	اَخَافُ	اللّٰهَ	رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾	اِنِّيْٓ	اُرِيْدُ
بیشک میں	ڈرتا ہوں	اللہ سے	جو تمام عالموں کا پرورش کرنے والا ہے	بیشک میں	چاہتا ہوں

اَنْ	تَبُوْٓاَ	بِاِثْمِيْ	وَاِثْمِكَ	فَتَكُوْنَ	مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ
کہ	تو لوٹے	میرے گناہ کے ساتھ	اور اپنے گناہ کے ساتھ	نتیجتاً تو ہو جائے	آگ والوں میں سے

وَذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ۚ	فَطَوَّعَتْ	لَهٗ	نَفْسُهٗ	قَتْلَ اَخِيْهِ
اور یہ (ہی)	ظلم کرنے والوں کا بدلہ ہے	پس راضی کیا	اس کو	اس کے نفس نے	اپنے بھائی کے قتل پر

فَقَتَلَهٗ	فَاَصْبَحَ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾	فَبَعَثَ	اللّٰهُ	غُرَابًا
تو اس نے قتل کیا اس کو	نتیجتاً وہ ہو گیا	خسارہ اُٹھانے والوں میں سے	پھر بھیجا	اللہ نے	ایک ایسا کوا

يَّبْحَثُ	فِي الْاَرْضِ	لِيُرِيَهٗ	كَيْفَ	يُوَارِيْ	سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ
جو کُریدتا ہے	زمین میں	تا کہ وہ (یعنی اللہ) دکھائے اس کو	(کہ) کیسے	وہ چھپائے	اپنے بھائی کی لاش کو

قَالَ	يٰوَيْلَتٰٓى	اَ	عَجَزْتُ	اَنْ	اَكُوْنَ	مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ
اس نے کہا	ہائے میری بدبختی	کیا	میں عاجز ہوا	(اس سے بھی) کہ	میں ہوتا	اس کوے کے جیسا

فَاُوَارِيَ	سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ	فَاَصْبَحَ	مِنَ النّٰدِمِيْنَ
تو میں چھپاتا	اپنے بھائی کی لاش کو	پھر وہ ہو گیا	پشیمان ہونے والوں میں سے

ترکیب

قرآن کریم کوئی قصہ کہانی یا تاریخ کی کتاب نہیں ہے اس لیے اس میں کسی واقعہ کو تفصیلات کے ساتھ اوّل سے آخر تک بیان نہیں کیا جاتا۔ البتہ ہدایت کے لیے گزشتہ اقوام کی سرگزشت میں عبرت اور نصیحت کے پہلو کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ اس لیے قرآن کا عام اسلوب یہ ہے کہ اکثر پورا واقعہ ایک جگہ بیان نہیں کرتا، بلکہ اس کے جتنے حصے سے اس جگہ کی نصیحت کا تعلق ہوتا ہے، اس کا وہی حصہ وہاں بیان کرتا ہے (معارف القرآن)۔ اس لیے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والوں کے حق میں مفید بات یہ ہے کہ وہ ان تفصیلات کی تلاش میں کو لمبس نہ بنیں، جنہیں قرآن مجید نے نظر انداز کر دیا ہے اور اپنی توجہ کو مقصودِ کلام پر مرتکز کریں ورنہ ہدایت سے محرومی کا اندیشہ ہے۔

نوٹ-2

قابیل کو یہ جان کر کہ اس کی قربانی قبول نہیں ہوئی ہابیل پر غصہ آیا کہ اس کی قربانی کیوں قبول ہوئی۔ حالانکہ اس کی قربانی قبول نہ ہونے میں ہابیل کا کوئی دخل نہیں تھا بلکہ قصور اس کا اپنا تھا۔ لیکن جب آدمی پر حسد کا دورہ پڑتا ہے تو اس کو اپنی نالائقیاں نظر نہیں آتیں، بلکہ وہ اپنی ناکامی کے اسباب دوسروں پر ڈالتا ہے (تدبر القرآن)۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ میں حاسد کے حسد کے علاج کا ذکر کیا گیا ہے کہ کسی کو جب یہ نظر آئے کہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت عطا فرمائی ہے جو اس کو حاصل نہیں ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنی عملی کوتاہی اور گناہوں کی اصلاح کی فکر کرے۔

آیت نمبر (32 تا 34)

﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝۳۲ اِنَّمَا جَزٰۗؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۳۳ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۴ۧ﴾

ن	ف	و

(ن) نُفُوْا: کسی کو کسی جگہ سے ہٹانا۔ نکالنا۔ (۱) ملک بدر کرنا۔ (۲) قید کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

اَنَّهٗ میں ضمیر الشان ہے۔ فَسَادٍ کی جر بتا رہی ہے کہ یہ بِغَيْرِ کا دوسرا مضاف الیہ ہے۔ قَتَلَ کا مفعول النَّاسَ ہے اور جَمِيْعًا تمیز ہے۔ اَحْيَاهَا کی ضمیر نَفْسًا کے لیے ہے۔ اِنَّ کا اسم كَثِيْرًا مِّنْهُمْ ہے اور لَمُسْرِفُوْنَ اس کی خبر ہے۔

ترجمہ

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ	كَتَبْنَا	عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	اَنَّهٗ	مَنْ	قَتَلَ
اس وجہ سے	ہم نے فرض کیا	بنی اسرائیل پر	کہ حقیقت یہ ہے کہ	جس نے	قتل کیا

نَفْسًا	بِغَيْرِ نَفْسٍ	اَوْ	فَسَادٍ	فِي الْاَرْضِ	فَكَاَنَّمَا	قَتَلَ
کسی جان کو	کسی جان کے (بدلے کے) بغیر	یا	کسی فساد کے بغیر	زمین میں	تو گویا کہ	اس نے قتل کیا

النَّاسَ	جَمِيْعًا ۭ	وَمَنْ	اَحْيَاهَا	فَكَاَنَّمَآ	اَحْيَا	النَّاسَ
انسانوں کو	تمام کے تمام	اور جس نے	زندہ رکھا اس کو	تو گویا کہ	اس نے زندہ رکھا	انسانوں کو

جَمِيْعًا ۭ	وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ	رُسُلُنَا	بِالْبَيِّنٰتِ ۡ	ثُمَّ	اِنَّ
تمام کے تمام	اور آ چکے ہیں ان کے پاس	ہمارے رسول	واضح (نشانیوں) کے ساتھ	پھر	بیشک

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ	بَعْدَ ذٰلِكَ	فِي الْاَرْضِ	لَمُسْرِفُوْنَ ۝۳۲	اِنَّمَا
ان میں سے اکثر	اس کے بعد	زمین میں	یقیناً حد سے تجاوز کرنے والے ہیں	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ	يُحَارِبُوْنَ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	وَيَسْعَوْنَ	فِي الْاَرْضِ
ان لوگوں کی سزا جو	لڑتے ہیں	اللہ سے	اوراس کے رسول سے	اور بھاگ دوڑ کرتے ہیں	زمین میں

فَسَادًا	اَنْ	يُّقَتَّلُوْٓا	اَوْ يُصَلَّبُوْٓا	اَوْ تُقَطَّعَ
فساد پھیلانے کو	(یہ ہے) کہ	وہ لوگ قتل کیے جائیں	یا سولی دیئے جائیں	یا کاٹے جائیں

اَيْدِيْهِمْ	وَاَرْجُلُهُمْ	مِّنْ خِلَافٍ	اَوْ يُنْفَوْا	مِنَ الْاَرْضِ ؕ	ذٰلِكَ
ان کے ہاتھ	اوران کے پیر	مخالف (طرف) سے	یا وہ قید کیے جائیں	زمین سے (نکال کر)	یہ

لَهُمْ	خِزْيٌ	فِي الدُّنْيَا	وَلَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۳۳﴾
ان کے لیے	رسوائی ہے	دُنیا میں	اوران کے لیے	آخرت میں	ایک عظیم عذاب ہے

اِلَّا الَّذِيْنَ	تَابُوْا	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	تَقْدِرُوْا	عَلَيْهِمْ ۚ	فَاعْلَمُوْٓا
سوائے ان کے جنہوں نے	توبہ کی	اس سے پہلے	کہ	تم لوگ قابو پاؤ	ان پر	پس جان لو

اَنَّ اللّٰهَ	غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
کہ اللہ	بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

نوٹ۔1

اللہ اوراس کے رسول سے لڑنے کا مطلب ہے اسلام کے عدل اجتماعی اوراس کے قوانین کے خلاف تگ ودو کرنا۔ چھوٹے پیمانے پر راہزانی وڈکیتی ہو یا بڑے پیمانے پر اسلامی نظام کی جگہ کوئی دوسرا نظام قائم کرنے کی جدوجہد ہو، وہ راصل اللہ اوراسکے رسول کے خلاف جنگ ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے تعزیراتِ ہند میں ہر اس شخص کو جو ہندوستان میں برطانوی حکومت کا تختہ اُلٹنے کی کوشش کرے، بادشاہ کے خلاف لڑائی (WAGING WAR AGAINST THE KING) کا مجرم قرار دیا گیا تھا۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ۔2

مختلف سزائیں بیان کردی گئی ہیں۔ اب یہ عدالت کا کام ہے کہ ہر مجرم کو اس کے جُرم کی نوعیت کے مطابق سزا دے (تفہیم القرآن)۔ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ کے متعلق حضرت عمرؓ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر مجرم کو یہاں سے نکال کر دوسرے شہروں میں آزاد چھوڑ دیا جائے تو وہاں کے لوگوں کو ستائے گا۔ اس لیے ایسے مجرم کو قید کردیا جائے۔ یہی اس کو زمین سے نکالنا ہے کہ زمین میں کہیں چل پھر نہیں سکتا۔ امام ابوحنیفہؒ نے بھی یہ اختیار فرمایا ہے۔ (معارف القرآن)

نوٹ۔3

شریعتِ اسلام میں سزاؤں کی تین قسمیں ہیں۔ (1) تعزیرات۔ (2) قصاص اور (3) حدود۔ جن جرائم کی سزا قرآن وسنت نے متعین نہیں کی بلکہ حکام کی صوابدید پر چھوڑا ہے ان کو تعزیرات کہتے ہیں۔ حالات کے تحت یہ سزائیں ہلکی یا سخت بھی کی جاسکتی ہیں اور معاف بھی کی جاسکتی ہیں۔ ان میں حکام کے اختیارات وسیع ہیں۔

جن جرائم کی سزائیں قرآن وسنت نے متعین کردی ہیں ان میں سے ایک قسم کی سزا کو قصاص کہتے ہیں۔

ان میں حقوق العباد کا پہلو غالب ہے۔اس لیے جُرم ثابت ہوجانے کے بعد عدالت یا حکومت کو مجرم کی سزائیں کم کرنے یا معاف کرنے کا اختیار نہیں ہے۔البتہ یہ اختیار نہیں ہے۔البتہ یہ اختیار متاثر بندے یا مقتول کے ولی کو حاصل ہوجاتا ہے۔وہ چاہے تو سزا دلوائے یا قصاص لے لے یا فی سبیل اللہ معاف کردے۔

قرآن وسنت کی معین کردہ سزاؤں کی دوسری قسم کو حدود کہتے ہیں۔ان میں حقوق اللہ کا پہلو غالب ہے۔اس لیے جرم ثابت ہوجانے کے بعد سزا میں معمولی سا تغیر وتبدل یا کمی بیشی کرنے کی حکومت یا عدالت یا متاثر بندے کو اجازت نہیں ہے۔اسی طرح توبہ کرلینے سے بھی دنیوی سزا معاف نہیں ہوگی۔البتہ مخلصانہ توبہ سے آخرت کا گناہ معاف ہوجاتا ہے۔حدود اللہ میں سفارش کرنے اور سننے سے رسول اللہ ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔

حدود کی سزائیں سخت ہیں اور ان کے نفاذ کا قانون بھی سخت ہے لیکن معاملہ کو معتدل کرنے کے لیے ثبوت مجرم کی شرطیں بھی سخت رکھی گئی ہیں۔اور ثبوت میں ادنیٰ سا شُبہ بھی پایا تو حد ساقط ہوجاتی ہے البتہ تعزیری سزا دی جاسکتی ہے۔مثلاً زنا کے ثبوت میں تین گواہ ہیں جو ثقہ ہیں جن پر جھوٹ کا شبہ نہیں ہوسکتا مگر از روئے شریعت چوتھا گواہ نہ ہونے کی وجہ سے حدِ شرعی جاری نہیں ہوگی لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کو کھلی چھٹی دے دی جائے گی۔بلکہ عدالت اس کو مناسب تزیری سزا دے گی۔

(معارف القرآن سے ماخوذ)

آیت نمبر (35 تا 37)

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٣٥ اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا
تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٣٦ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ
عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝٣٧ ﴾

و س ل

(ض) وَسِيْلَةٌ کسی چیز کی طرف رغبت کے ساتھ پہنچنا (مفردات القرآن)۔اللہ تک تقرب حاصل کرنا۔(المنجد)

وَسِيْلَةٌ اسم ذات بھی ہے۔تقرب۔قربت۔آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

وَابْتَغُوْا کا مفعول اَلْوَسِيْلَةَ ہے۔اِلَيْهِ اور سَبِيْلِهٖ کی ضمیریں اَللّٰهُ کے لیے ہیں۔لَوْ شرطیہ ہے۔مِثْلَهٗ اور مَعَهٗ کی ضمیریں مَا فِي الْاَرْضِ کے لیے ہیں۔جَمِيْعًا تمیز ہے۔مَا تُقُبِّلَ ماضی مجہول ہے لیکن یہ لَوْ کا جواب شرط ہے اس لیے اس کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا۔

ترجمہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَابْتَغُوْٓا	اِلَيْهِ	الْوَسِيْلَةَ
اے لوگو جو	ایمان لائے	تم لوگ تقویٰ کرو	اللہ کا	اور تلاش کرو	اس کی طرف	قربت کو

وَجَاهِدُوْا	فِيْ سَبِيْلِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ۝٣٥	اِنَّ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْ
اور تم لوگ جدوجہد کرو	اس کی راہ میں	شائد کہ تم	فلاح پاؤ	یقیناً جنہوں نے	کفر کیا	اگر

اَنَّ	لَھُمْ	مَّا	فِی الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	وَّ مِثْلَهٗ	مَعَهٗ
یہ کہ	ان کے لیے	وہ ہو جو	زمین میں ہے	سب کا سب	اور اس کے جیسا	اس کے ساتھ

لِيَفْتَدُوْا	بِهٖ	مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	مَا تُقُبِّلَ
تاکہ وہ خود کو چھڑائیں	جسے دے کر	قیامت کے دن کے عذاب سے	تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا

مِنْهُمْ ج	وَلَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۳۶	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّخْرُجُوْا	مِنَ النَّارِ
ان سے	اور ان کے لئے	ایک دردناک عذاب ہے	وہ لوگ چاہیں گے	کہ	وہ نکلیں	آگ سے

وَ	مَا هُمْ	بِخٰرِجِيْنَ	مِنْهَا ز	وَلَهُمْ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۳۷
حالانکہ	وہ لوگ	نکلنے والے نہیں ہیں	اس سے	اور ان کے لئے	ایک ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے

نوٹ۔1

عربی وَسِیلَۃٌ کے معنی میں بھی آتا ہے اور ’’ذریعہ‘‘ کے معنی میں بھی لیکن قرآن مجید میں یہ لفظ دو جگہ آیا ہے اور دونوں جگہ قربت کے معنی میں آیا ہے اذان سننے کے بعد ہم جو دعا مانگتے ہیں اس میں یہ لفظ قربت کے مقام کے لئے آیا ہے۔

اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ خدا کے منع کردہ کاموں سے رُکے رہو اور اس کی طرف قربت تلاش کرو حضرت مجاہدؒ، حضرت ابو وائلؒ حضرت حسنؒ حضرت ابن زیدؓ اور بہت سے مفسرین سے بھی یہی مروی ہے حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ خدا کی اطاعت اور اس کی مرضی کے اعمال سے اس قریب ہوتے جاؤ۔ ان ائمہ نے وسیلے کے جو معنی اس آیت میں کیے ہیں اس پر سب مفسرین کا گویا اجماع ہے اور کسی ایک کا بھی خلاف نہیں ہے ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ وسیلے سے بڑا اور درجہ جنت میں کوئی نہیں ہے پس تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کے ملنے کی دعا کرو۔ (لفظِ وسیلۃ کے معنی کے لیے دیکھیں معارف القرآن اور تفسیر ماجدی)۔ (منقول از ابنِ کثیرؒ)

آیت نمبر (38 تا 40)

﴿وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۳۸
فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۳۹ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۴۰﴾

س ر ق

(ض) سَرِقَةً: کوئی چیز چرانا۔ ﴿يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ج﴾ (12/ یوسف: 81) ’’اے ہمارے باپ بیشک آپ کے بیٹے نے چوری کی۔‘‘

سَارِقٌ: اسم الفاعل ہے۔ چوری کرنے والا۔ چور۔ آیت زیر مطالعہ۔

(افتعال) اِسْتِرَاقًا: اہتمام سے چُرانا۔ ﴿اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ﴾ (15/ الحجر: 18) ’’سوائے اس کے جس نے چپکے سے چُرایا سننے کو۔‘‘

753

ترکیب

اَلسَّارِقُ اور اَلسَّارِقَةُ پر لام جنس ہے اور یہ مبتدا ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہیں۔ ان کی خبر محذوف ہے جو اِذَا سَرَقَا ہوسکتی ہے۔ اِذَا محذوف کا جواب شرط فَاقْطَعُوْا ہے۔ جَزَآءً اور نَكَالًا حال ہیں۔

ترجمہ

وَالسَّارِقُ	وَالسَّارِقَةُ	فَاقْطَعُوْٓا	اَيْدِيَهُمَا
اور چوری کرنے والا	اور چوری کرنے والی (جب چوری کریں)	تو کاٹ دو	ان دونوں کے ہاتھ

جَزَآءًۢ	بِمَا	كَسَبَا	نَكَالًا	مِّنَ اللّٰهِ ؕ	وَاللّٰهُ
بدلہ ہوتے ہوئے	بسبب اس کے جو	ان دونوں نے کمایا	عبرت ہوتے ہوئے	اللہ (کی طرف) سے	اور اللہ

عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾	فَمَنْ	تَابَ	مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ	وَاَصْلَحَ	فَاِنَّ اللّٰهَ
بالادست ہے	حکمت والا ہے	پھر جس نے	توبہ کی	اپنے ظلم کے بعد	اور اصلاح کی	تو یقیناً اللہ

يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ	اِنَّ اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾	اَلَمْ	تَعْلَمْ
اس کی توبہ قبول کرتا ہے	بیشک اللہ	بے انتہا بخشنے والا ہے	ہر حال میں رحم کرنے والا ہے	کیا	تو نے نہیں جانا

اَنَّ	اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	يُعَذِّبُ	مَنْ
کہ	اللہ	اس کی ہی ہے	زمین اور آسمانوں کی بادشاہت	وہ عذاب دیتا ہے	اس کو، جس کو

يَّشَآءُ	وَيَغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ ؕ	وَاللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾
وہ چاہتا ہے	اور وہ بخش دیتا ہے	اس کو، جس کو	وہ چاہتا ہے	اور اللہ	ہر چیز پر	قادر ہے

نوٹ۔1

متعدد احادیث میں مختلف اشیاء کی چوری پر ہاتھ کاٹنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اِن احادیث اور حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے فیصلوں کی بنیاد پر مختلف فقہاء نے مختلف چیزوں کو ہاتھ کاٹنے کے حکم سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پھل، گوشت، پکا ہوا کھانا، غلہ جس کا ابھی کھلیان نہ کیا گیا ہو، کھیل اور موسیقی کے آلات، چرتے ہوئے جانور اور بیت المال کی چوری ہاتھ کاٹنے کی سزا سے مستثنیٰ ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے چوروں پر حد جاری نہیں ہوگی بلکہ ان کو مناسب تعزیری سزا دی جائے گی۔ (تفہیم القران)

نوٹ۔2

فقہاء اس پر متفق ہیں کہ چور اگر چوری کرنے کے بعد، خواہ گرفتاری سے پہلے یا بعد میں، توبہ کرلے تو دُنیاوی سزا یعنی ہاتھ کاٹنے کی سزا معاف نہیں ہوگی۔ اس کی توبہ قبول ہونے کا مطلب آخرت کے عذاب سے معافی ملنا ہے۔ (معارف القرآن)

753

آیت نمبر (5/المآئدہ:41تا43)

﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ
قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ
فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔـا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا
خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٤١﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْـــًٔـا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ
بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ
يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾ ع﴾

س ح ت

(ف) سَحْتًا: چھل سے چھلکا اُتارنا یا گوشت سے چربی چھیلنا۔ کسی کو ہلاک کرنا۔

سُحْتٌ: حرام اور ناپاک کمائی جو دُنیا میں عار اور آخرت میں ہلاکت کا سبب بنے۔ آیت زیر مطالعہ۔

(افعال) اِسْحَاتًا: جڑ سے اُکھاڑ دینا۔ بیخ کنی کرنا۔ ﴿لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ﴾ (20/طٰہٰ:61) ''تم لوگ مت باندھو اللہ پر جھوٹ ورنہ وہ اُکھاڑ پھینکے گا تم لوگوں کو عذاب سے۔''

ترجمہ

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ	لَا يَحْزُنْكَ	الَّذِيْنَ	يُسَارِعُوْنَ	فِي الْكُفْرِ
اے رسول	چاہیے کہ غمگین نہ کریں آپ کو	وہ لوگ جو	بھاگ دوڑ کرتے ہیں	کفر میں

مِنَ الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا	بِاَفْوَاهِهِمْ	وَ	لَمْ تُؤْمِنْ
ان میں سے جنہوں نے	کہا	ہم ایمان لائے	اپنے منہ سے	حالانکہ	ایمان لائے ہی نہیں

قُلُوْبُهُمْ ۛ	وَمِنَ الَّذِيْنَ	هَادُوْا ۛ	سَمّٰعُوْنَ	لِلْكَذِبِ
ان کے دل	اور ان میں سے جو	یہودی ہیں	بہت ٹوہ لگانے والے ہیں	جھوٹ (پھیلانے) کے لیے

سَمّٰعُوْنَ	لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ	لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ	يُحَرِّفُوْنَ
جاسوسی کرنے والے ہیں	ایک دوسری قوم کے لیے	جو ابھی نہیں آئے آپ کے پاس	وہ لوگ پھیرتے ہیں

الْكَلِمَ	مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ	يَقُوْلُوْنَ	اِنْ	اُوْتِيْتُمْ	هٰذَا
کلاموں کو	ان کے رکھنے کی جگہوں (کے تعین) کے بعد سے	کہتے ہیں	اگر	تم لوگوں کو دیا جائے	یہ

فَخُذُوْهُ	وَاِنْ	لَّمْ تُؤْتَوْهُ	فَاحْذَرُوْا ۭ	وَمَنْ	يُّرِدِ	اللّٰهُ

تو پکڑلو اس کو	اور اگر	تم کو نہ دیا جائے وہ	تو تم لوگ بچو	اور جس کے لیے	ارادہ کرتا ہے	اللہ

753

فِتْنَتَهٗ	فَلَنْ تَمْلِكَ	لَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـــًٔا ۭ	اُولٰۗىِٕكَ
اس کی آزمائش کا	تو آپ ؐ کو ہرگز اختیار نہیں	اس کے لیے	اللہ سے	کچھ بھی	وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ	لَمْ يُرِدِ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّطَهِّرَ	قُلُوْبَهُمْ ۭ	لَهُمْ	فِي الدُّنْيَا
جن کے لیے	ارادہ نہیں کیا	اللہ نے	کہ	وہ پاک کرے	ان کے دلوں کو	ان کے لیے	دُنیا میں

خِزْيٌ ښ	وَّلَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝41	سَمّٰعُوْنَ
ایک رسوائی ہے	اور ان کے لیے	آخرت میں	ایک عظیم عذاب ہے	بہت ٹوہ لگانے والے

لِلْكَذِبِ	اَكّٰلُوْنَ	لِلسُّحْتِ ۭ	فَاِنْ	جَاۗءُوْكَ
جھوٹ (پھیلانے) کے لیے	رج کے کھانے والے	حرام کی کمائی	پھر اگر	وہ لوگ آئیں آپ ؐ کے پاس

فَاحْكُمْ	بَيْنَهُمْ	اَوْ	اَعْرِضْ	عَنْهُمْ ۚ	وَاِنْ	تُعْرِضْ	عَنْهُمْ
تو آپ ؐ فیصلہ کریں	ان کے درمیان	یا	اعراض کریں	ان سے	اور اگر	آپ ؐ اعراض کریں گے	ان سے

فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ	شَيْـــًٔا ۭ	وَاِنْ	حَكَمْتَ	فَاحْكُمْ
تو وہ ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے آپ ؐ کو	کچھ بھی	اور اگر	آپ ؐ فیصلہ کریں	تو آپ ؐ فیصلہ کریں

بَيْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ ۭ	اِنَّ اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُقْسِطِيْنَ ۝42	وَكَيْفَ
ان کے درمیان	انصاف سے	بیشک اللہ	پسند کرتا ہے	انصاف کرنے والوں کو	اور کیسے

يُحَكِّمُوْنَكَ	وَ	عِنْدَهُمُ	التَّوْرٰىةُ	فِيْهَا	حُكْمُ اللّٰهِ
وہ فیصلہ کراتے ہیں آپ ؐ سے	اس حال میں کہ	ان کے پاس	تورات ہے	اس میں	اللہ کا حکم ہے

ثُمَّ	يَتَوَلَّوْنَ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ	وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝43ۧ
پھر	منھ پھیرتے ہیں	اس کے (نزول) کے بعد	اور وہ لوگ	ایمان لانے والے نہیں ہیں

نوٹ-1

اللہ کی طرف سے کسی کو فتنہ میں ڈالنے کا ایک مطلب یہ ہے، اور یہاں یہی مراد ہے، کہ کسی شخص کے اندر جب برائی پرورش پاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ایسے مواقع لاتا ہے جس میں اس کی سخت آزمائش ہوتی ہے، تاکہ وہ سنبھل جائے اور اپنی اصلاح کر لے۔ لیکن اگر وہ پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتا تو پھر وہ مزید برائی میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا وہ فتنہ ہے جس سے کسی بگڑتے ہوئے انسان کو بچالینا اس کے کسی خیر خواہ کے بس میں نہیں ہوتا۔ (تفہیم القرآن)

753

آیت نمبر (5/ المآئدہ: 44 تا 45)

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ
وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا
تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ
اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ
الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ ﴾

ح ب ر

(ن) حَبْرًا: آراستہ کرنا۔ نقش ونگار بنانا۔

(س) حَبَرًا: کسی چیز کا اپنے نشانات چھوڑ جانا۔

حِبْرٌ: ج اَحْبَارٌ۔ عالم دین (کیونکہ وہ علم سے آراستہ ہوتا ہے اور اپنے علم کے اثرات چھوڑ جاتا ہے)۔ آیت زیر مطالعہ۔

(افعال) اِحْبَارًا: کسی کو مسرور کرنا۔ آؤ بھگت کرنا۔ ﴿فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿١٥﴾﴾ (30/ الروم: 15) "تو ان لوگوں کی ایک باغ میں آؤ بھگت کی جائے گی۔"

ء ن ف

(س) اَنَفًا: (۱) خود دار ہونا۔ ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دینا۔ (۲) ناپسند کرنا۔ ناک بھوں چڑھانا۔

اَنْفٌ: ہر چیز کی ابتداء جیسے (۱) پہاڑ کی چوٹی۔ (۲) ناک۔ آیت زیر مطالعہ۔

اٰنِفًا: ظرف ہے اس لیے منصوب ہوتا ہے۔ شروع میں۔ ابھی۔ ﴿مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫﴾ (47/ محمد: 16) "انہوں نے کیا فرمایا ابھی۔"

ترکیب

جملہ فعل ماضی اَنْزَلْنَا سے شروع ہوا ہے اس لیے يَحْكُمُ سے پہلے كَانَ محذوف مانا جائے گا اور اس کا ترجمہ ماضی میں ہوگا۔ اَلنَّبِيُّوْنَ موصول ہے اور اَلَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا صلہ ہے۔ صلہ اور موصول مل کر يَحْكُمُ کا فاعل ہے۔ جبکہ لِلَّذِيْنَ هَادُوْا يَحْكُمُ سے متعلق ہے۔ اَلرَّبّٰنِيُّوْنَ اور اَلْاَحْبَارُ بھی يَحْكُمُ کے فاعل ہیں جبکہ بِمَا بھی يَحْكُمُ سے متعلق ہیں۔ عَلَيْهِ کی ضمیر كِتٰبِ اللّٰهِ کے لیے ہے۔ مَنْ شرطیہ ہے اس لیے لَمْ يَحْكُمْ کا ترجمہ حال میں ہوگا۔

ترجمہ

اِنَّآ	اَنْزَلْنَا	التَّوْرٰىةَ	فِيْهَا	هُدًى	وَّنُوْرٌ ۚ	يَحْكُمُ	بِهَا
بیشک ہم نے	نازل کیا	تورات کو	اس میں	ہدایت ہے	اور نور ہے	فیصلہ کیا کرتے تھے	اس سے

النَّبِيُّوْنَ	الَّذِيْنَ	اَسْلَمُوْا	لِلَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ
انبیاء کرامؑ	جنہوں نے	تابعداری کی،	ان کے لیے جو	یہودی ہوئے	اور اللہ والے لوگ (بھی)

وَالْاَحْبَارُ	بِمَا	اسْتُحْفِظُوْا	مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ	وَكَانُوْا
اور علماء (بھی)	اس وجہ سے کہ	وہ محافظ بنائے گئے	اللہ کی کتاب کے	اور وہ لوگ تھے

عَلَيْهِ	شُهَدَآءَ	فَلَا تَخْشَوُا	النَّاسَ	وَ	اخْشَوْنِ	وَلَا تَشْتَرُوْا
اس پر	گواہ	پس تم لوگ مت ڈرو	لوگوں سے	اور	مجھ سے ڈرو	اور مت خریدو

بِاٰيٰتِيْ	ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ	وَمَنْ	لَّمْ يَحْكُمْ	بِمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ
میری آیات کے عوض	تھوڑی سی قیمت	اور جو	فیصلہ نہیں کرتے	اس سے جو	نازل کیا	اللہ نے

فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾	وَكَتَبْنَا	عَلَيْهِمْ	فِيْهَآ	اَنَّ	النَّفْسَ	بِالنَّفْسِ ۙ
تو وہ لوگ	ہی کافر ہیں	اور ہم نے لکھا	ان پر	اس میں	کہ	جان کا بدلہ	جان ہے

وَالْعَيْنَ	بِالْعَيْنِ	وَالْاَنْفَ	بِالْاَنْفِ	وَالْاُذُنَ	بِالْاُذُنِ	وَالسِّنَّ
اور وہ آنکھ کا بدلہ ہے	آنکھ سے	اور ناک کا بدلہ ہے	ناک سے	اور کان کا بدلہ ہے	کان سے	اور دانت کا بدلہ ہے

بِالسِّنِّ ۙ	وَالْجُرُوْحَ	قِصَاصٌ ؕ	فَمَنْ	تَصَدَّقَ بِهٖ	فَهُوَ	كَفَّارَةٌ
دانت سے	اور زخموں کا بھی	بدلہ ہے	تو جس نے	اپنا حق چھوڑا	تو یہ	کفارہ ہے گناہوں کا

لَّهٗ ؕ	وَمَنْ	لَّمْ يَحْكُمْ	بِمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
اس کے لئے	اور جو	فیصلہ نہیں کرتے	اس سے جو	نازل کیا	اللہ نے	تو وہ لوگ	ہی ظلم کرنے والے ہیں

السلام وعلیکم رحمۃ اللہ وبرکاۃ

اللہ تعالیٰ ہم سب کی یہ سعی قبول فرمائے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ جس جس نے بھی اس کار خیر میں مال، جان اور صلاحیتوں کو لگایا اللہ قبول ومنظور فرمائے

انجمن خدام القرآن فیصل آباد میں اس کے فوٹو کاپی بھی دستیاب ہیں اور محترم ڈاکٹر جہاں زیب صاحب

کے اس کتاب میں اضافہ جات کے ساتھ مطالعہ قرآن حکیم کے نام سے دستیاب ہیں

رابطہ کے لئے: info@khuddam-ul-quran.com,www.khuddam-ul-quran.com

0412437781,0412437618,03217805614

قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2 کینال روڈ فیصل آباد